REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO R.N 61 57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

REGD NO-P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳۱
شمارہ ۳۳

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
بیرون ممالک بذریعہ بحری ڈاک ... روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۱۹؍ اگست ۱۹۸۲ء | ۱۹؍ ظہور ۱۳۶۱ ہش | ۲۸؍ شوال ۱۴۰۲ھ

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۶؍ ظہور (اگست) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں الفضل مجریہ ۱۰؍ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ... ناروے کا سات روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد ۸؍ اگست کی صبح کو سویڈن روانہ ہو گئے اور

"حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و تندرستی سے رکھے آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں اپنی تائید و نصرت سے کامیابی و کامرانی سے نوازے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کے لشکروں کی حفاظت میں رکھے آمین — قادیان ۱۶؍ ظہور (اگست) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع بعض علماء کرام کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرما رہے ہیں ۲۵؍ ظہور (اگست) کو واپسی متوقع ہے دورہ کی کامیابی اور بخیریت تمام مراجعت کے لئے درخواست دعا ہے ★ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔

فضائے قرطبہ گونجی پھر اذانوں سے

از مکرم مولانا عبدالستار خان صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قرطبہ (سپین)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ان دنوں یورپین ممالک کے دورہ پر ہیں اسی دورہ کی مصروفیات میں سے ایک اہم مقصد اسپین کی عظیم الشان مسجد یعنی "مسجد بشارت" کا افتتاح بھی ہے جو سات سو سال کے طویل وقفہ کے بعد سپین میں اس پہلی مسجد کے متعلق قارئین بدر ایک رپورٹ زیر عنوان ملاحظہ فرماویں اور حضور انور کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں نمایاں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ادارہ)

سرزمین اندلس مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا تازہ نشان اور اسلام کا کھویا ہوا ورثہ ہے۔ جہاں گلستان اسلام پر سات آٹھ سو سال بہار رہی ہے لیکن پھر مسلمانوں کی اپنی ہی غلطیوں، آپس کے نفاق، ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے اور اللہ تعالیٰ کے دین سے لاپرواہی کرنے کے نتیجہ میں یہاں خزاں کا دور آ گیا اور توحید کا گہوارہ تثلیث کا مرکز بن گیا۔ یہاں کی مساجد جہاں سے دن میں پانچ بار نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی صدا بلند ہوا کرتی تھی گرجا گھروں میں تبدیل کر دی گئیں یا پھر مسمار کر دی گئیں وہ مکانات، وہ گلیاں، وہ قصبے اور وہ شہر جہاں توحید حقیقی کے پرستار آباد تھے جو توحید باری تعالیٰ کے عاشق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتے تھے وہاں متعصب تثلیث کے پجاری آباد ہو گئے۔ عیسائی حکمران فرڈی ننڈ کے حکم سے کوئی مسلمان سپین میں نہ رہا اور بقول آرنلڈ پانچ لاکھ مسلمان سپین سے نکال دئے گئے۔

یہ دردناک واقعات جب ایک سچا اور حقیقی مسلمان پڑھتا ہے تو اس کا جگر پارہ پارہ ہوتا ہے دل خون کے آنسو بہاتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے اور اس کے قلب و روح سے یہ دعا نکلتی ہے کہ الٰہی ایک بار پھر اسلام کا جھنڈا پوری شان و شوکت سے یہاں لہرانے لگ جائے اور اہل اندلس اسلامی تعلیمات کے حسن سے آگاہ ہو کر باہم رحماء بینہم بھائی بھائی بن جائیں۔

الٰہی نوشتوں کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ اس زمانہ میں مقدر ہے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء امت محمدیہ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام آ گئے جن کی جماعت کے ذریعہ حق کی پیاسی روحیں اسلام کا زندگی بخش جام پی کر از سر نو روحانی زندگی سے ہمکنار ہو رہی ہیں۔ اسلام کے اشد ترین مخالف اللہ تعالیٰ کے فضل اور جماعت احمدیہ کے مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں حلقہ بگوش اسلام ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے باعث فخر اور ذریعہ نجات سمجھنے لگ گئے ہیں ونیا کے کونہ کونہ میں خدائے بزرگ و برتر کی توحید کا نعرہ بلند کرنے کے لئے جماعت احمدیہ مساجد تعمیر کر رہی ہے اس کی ایک تازہ مثال

(باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

قیام خلافت رابعہ پر تہنیتی برقیہ

منجانب جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب وزیر اعلیٰ جموں کشمیر

خلافت رابعہ کے قیام پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان و فرد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب وزیر اعلیٰ جموں کشمیر نے ذیل کا برقیہ تہنیتی پیغام پر مشتمل بھجوایا ہے برقیہ کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

"مہربانی کر کے (حضرت) مرزا طاہر احمد (صاحب) کی خدمت میں ان کے متفقہ طور پر جماعت احمدیہ کے چوتھے سربراہ (خلیفہ) منتخب ہونے پر میری طرف سے قلبی تہنیت کا پیغام پہنچا دیا جائے۔"

ہم شیخ صاحب محترم کا اس تہنیتی برقیہ پر قلبی شکریہ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ شیخ صاحب اور آپ کے خاندان کے لئے روحانی و جسمانی اعتبار سے ہمیشہ خیر و برکت کے سامان پیدا کرے آمین۔

(ادارۂ بدر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ ظہور ۱۳۶۱ ہش

ایثار و خلوص سے کی گئی تجدید بیعت کی برکات

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بطور سفیر قریش مکہ کے پاس بھجوایا تھا۔ مکہ کے شرارت پسند عناصر نے مشہور کر دیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دئے گئے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جمع کرکے فرمایا کہ سفیر کی جان ہر قوم میں محفوظ ہوتی ہے اگر یہ خبر درست نکلی تو ہم بزور مکہ میں داخل ہوں گے جو لوگ یہ عہد کرنے کے لئے تیار ہوں کہ اگر آگے بڑھنا پڑا تو یا ہم فتح کرکے لوٹیں گے یا ایک ایک کرکے میدان میں مارے جائیں گے وہ اس عہد پر میری بیعت کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان کرنا تھا کہ پندرہ سو زائرین جو آپ کے ساتھ آئے ہوئے تھے پندرہ سو سپاہی کی شکل میں بدل گئے اور سب نے بے نظیر ایثار اور خلوص کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کر لی بے شک اس بیعت کے عملی مظاہرہ کا موقعہ پیدا نہ ہوا لیکن جانفشانی اور خلوص کے بہترین تجدید بیعت کی یہ ایک بہترین مثال ہے جو جان کی بازی لگا کر کی گئی تھی اسے بیعت رضوان کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ دائمی شریعت قرآن کریم میں بڑی عظمت و لطافت کے ساتھ اسے بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً

(الفتح)

یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں سے اس وقت خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے اور اس نے اس ایمان کو جو ان کے دلوں میں تھا خوب جان لیا سو اس کے نتیجہ میں اس نے ان کے دلوں میں سکینت نازل کی اور ان کو ایک قریب میں آنے والی فتح بخشی اور بہت سے غنیمت کے مال بھی بخشے۔

یہ بھی ایک تجدید بیعت تھی کیونکہ صحابہ کرام بیعت تو پہلے ہی کر چکے تھے یہ ایک تجدید بیعت کا خصوصی موقعہ پیدا ہو گیا تھا۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تجدید بیعت جو روح ایثار و قربانی اور قلبی عزیمت سے کی جائے وہ تین نتائج پیدا کرتی ہے اوّل قلبی سکینت دوم ایک نئی فتح چنانچہ اس کے بعد جلد ہی مسلمانوں کو فتح خیبر نصیب ہوئی اور پھر بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ کے نتیجہ میں فتح مکہ نصیب ہوئی سوم بتایا کہ آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ مال غنیمت کے سامان بھی پیدا ہوتے ہیں۔

پس تجدید بیعت کا وقت نئی زندگی اور احیائے نو کا وقت ہوتا ہے اور خلوص و فدائیت قلبی وفا اور ایثار سے کی ہوئی تجدید بیعت سکینت و فتح اور مغانم کثیرہ کی برکات اپنے ساتھ لاتی ہے یہ وہ لطیف نکتہ ہے جو دائمی شریعت کی اس آیت میں بتایا گیا ہے تاکہ جب کبھی تجدید بیعت کا موقعہ آئے اس لطیف نکتہ کو ہمیشہ مد نظر رکھا کریں۔ ؎

کہانی میری روداد جہاں معلوم ہوتی ہے
جو سنتا ہے اُسی کی داستاں معلوم ہوتی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی مختلف پیرایوں میں اس لطیف حقیقت کو بیان فرمایا ہے بطور اختصار بعض ارشادات عالیہ درج ذیل ہیں۔

(۱) فرمایا:۔ "میں اپنے اندر ایک بات محسوس کر رہا ہوں اور مجھے یوں لگتا ہے کہ میں کلی مرچکا ہوں اور ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے اور میری دعا ہے کہ ان معنوں میں ایک قیامت برپا ہو جائے اور گھر گھر میں نیا وجود پیدا ہو اور وہ عظیم الشان کام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کا جھنڈا تمام دنیا میں سر بلند کرنے کا کام اور تمام ادیان باطلہ پر اسلام کے غلبہ کا کام خدا کرے ہماری ان تبدیلیوں کے نتیجہ میں ہمارے ہاتھوں رونما ہو۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ جون ۱۹۸۲ء)

(۲) "خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے ایک خلیفہ وقت

(باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھیں)

نظم روانگی حضور بر سفر یورپ حضرت ... ایدہ اللہ تعالیٰ

قطبِ عالم پیشوا ہے دین اسلام کا مددگار — مہدیٔ آخر زماں کا جانشین ذی وقار
صدقِ دل سے ہے محمد مصطفیٰ کا جاں نثار — اور ربانی ہے صاحب قرآں کا تابعدار

دین کی نصرت کیلئے ہے جانب مغرب رواں
زیرِ سایہ خدائے پاک و خلاقِ جہاں

مرکزِ تثلیث لندن میں دے گا بانگِ اذاں — خرمنِ باطل پہ وہ جا کر گرائے بجلیاں
مہرِ عالمتاب کی مانند ہوگا ضوفشاں — ہوں گی گریزاں جس سے کفر و شرک کی تاریکیاں

ہر کسی پر فرنگی حجت و برہان سے
سرِ قلم دجال کا ہو خنجرِ قرآن سے

جا رہا ہے اندلس کی جانب وہ امام کامگار — پیدا کرنا آبادیوں میں جو بھی ہے سنسان اُجاڑ
مہدی ذی القرنین والی راہ کی ہے یادگار — افتتاح اس کا کرے گا از کرم پروردگار

آبدیدہ ہوں گے روحِ طارق ابن زیاد و اولیا
ہو گیا سامان پھر لہرانے دیں کا نشاں

عالم تاریک میں پھر کھل جائے گا — باب فتح و نصرتِ اسلام پھر کھل جائے گا
دورِ صد سالہ ... پھر کھل جائے گا — دجل و کذب و مکر کا سب پول کھل جائے گا

یہ ہے تقدیرِ خدائے مالکِ عرشِ بریں
ہو اردو یا سید لولاک کے زیر نگیں

الوداع اے مملکتِ دیں کے فرماں روا — الوداع اے حق شناس و حق پرست و حق نما
الوداع اے شاہ بطحیٰ کے غلام باصفا — الوداع اے مورد الطافِ افضال خدا

ہر قدم پر تو رہے بس کامیاب و کامراں
از طفیل سید لولاک شاہِ کن فکاں

وقتِ رخصت یہ دعا کرتا ہے ہر پیر و جواں — الوداع اے آسمانِ دیں کے مہر ضو فشاں
جلوۂ مغرب کے ہو جاؤ بفضل رب عیاں — جگمگا دے ذرہ ذرہ جس کی جلوہ ریزیاں

عاجز آشفتہ سر در کا ترے ادنیٰ گدا
کر رہا ہے یہ دعا والله یحفظکم ... تھا

[1] حضرت طارق ابن زیاد (۲) شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی صاحب ...
... سید داؤد احمد ... احمد ...

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ کا گذشتہ مالی سال بہت ہی کامیاب رہا ہے اس سال بجٹ سے کہیں زیادہ آمد ہوئی

جماعت کا یہ روپیہ ہمارے رب کے پیار کا مظہر ہے جو وہ آغاز کے دن سے لے کر آج تک کر رہا ہے!

دنیا کے اموال کئی قسم کے بحرانوں کا شکار ہو جاتے ہیں مگر جماعت کے اس روپیہ پر کبھی خزاں نہیں آئے گی

دنیا کے خزانے اربوں ارب سے ضرب کھا جائیں تب بھی ہمارا روپیہ ضرور جیتے گا اس کے مقدر میں شکست نہیں لکھی

سلسلہ کے مرکزی اور مقامی کارکنوں کا شکریہ ہم پر واجب ہے جنہوں نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ سارا سال کام کیا۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ر جولائی ۱۹۸۲ء مطابق ۹ر وفا ۱۳۶۱ ہش بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ بقرہ کی یہ ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں:

الٓمّٓ ۝ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

اور پھر فرمایا:-

"صدر انجمن احمدیہ کا وہ مالی سال جو یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہوا تھا ۳۰ر جون ۱۹۸۲ء پر اختتام پذیر ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سال بہت ہی کامیاب ثابت ہوا ہے چنانچہ صرف محاصل خالص جو متوقع تھے وہ ایک کروڑ چھ لاکھ سولہ ہزار ایک سو پچاس روپے تھے

لاکھوں روپے کا مشروط بامد بجٹ

اس کے علاوہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو وصولی ہوئی وہ ایک کروڑ چھ لاکھ کے مقابل پر تیس لاکھ انہتر ہزار روپے زائد یعنی کل ایک کروڑ چھتیس لاکھ اناسی ہزار روپے وصولی ہوئی اس پر جہاں ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں وہاں ان کارکنان کا شکریہ بھی واجب ہے جو مرکزی ہوں یا مقامی جماعتوں کے ہوں انہوں نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ سارا سال کام کیا محض للہ وقت دیا اور سلسلہ کا روپیہ بڑھانے کی خاطر وقت دے کر انہوں نے بہت سی قیمتی آرزوئیں قربان کیں۔

ایک دفعہ میں کراچی میں تھا وہاں کسی کام کے لئے طارق روڈ گیا تو کراچی کا ایک بوڑھا۔ کمزور۔ ناتواں سلسلہ کا کارکن بڑے انہماک کے ساتھ کہیں جا تا ہوا دکھائی دیا لوگ اپنی شاپنگ کے لئے اور نظاروں کے دیکھنے کی خاطر اور شام کی سیر کا لطف اٹھانے کے لئے چل رہے تھے مگر اس کارکن کے چہرہ پر ایک خاص عزم تھا خاص مقصد تھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی خاص ذمہ داری کا بوجھ لئے ہوئے جا رہے تھے تو پتہ چلا کہ سلسلہ کے کام میں منہمک کیڑیاں جو دنیا کی نظر میں کیڑیاں ہیں لیکن اللہ کی نظر میں بہت عظیم مقام رکھتی ہیں۔ ان کیڑیوں میں سے وہ ایک کیڑی تھا اور صرف اللہ کے کاموں میں مصروف تھا۔ چندہ لینے کے لئے یا کوئی اور پیغام دینے کے لئے جا رہا تھا بس اس

سب کارکنان کا شکر واجب ہے

دعا کی صورت میں۔ خواہ مرکزی ہوں یا مقامی جماعتوں کے کارکنان ہوں سارا سال بہت محنت کرتے ہیں۔ بہت خرچ کرتے ہیں۔ بہت دعائیں کرتے ہیں اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ یہ فضل نازل فرماتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی اس رحمت پر خوش ہیں لیکن اگر ظاہری اعتبار سے دیکھا جائے تو اس روپیہ کی خواہ وہ ایک کروڑ تیس لاکھ خواہ دس کروڑ تیس لاکھ ہو کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ روپیہ فی ذاتہ کوئی معنی نہیں رکھتا اور خاص طور پر اس دنیا میں جبکہ دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کے بجٹ اتنے زیادہ بڑھ چکے ہیں کہ عام انسان کا تصور بھی ان کو نہیں پہنچ سکتا ذہن وہ اعداد و شمار ہی GRASP نہیں کر سکتا اس کو اس کا ادراک حاصل نہیں ہو سکتا کہ یہ کتنی بڑی رقمیں ہیں جن کی باتیں ہو رہی ہیں اس وقت یہ ایک کروڑ تیس چھتیس لاکھ کا بجٹ کسی مخرج کے ساتھ پیش کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

پھر ایک اور پہلو سے جب ہم دیکھتے ہیں تو اس کی حیثیت دنیوی پیمانوں کے لحاظ سے کچھ بھی باقی نظر نہیں آتی اور وہ یہ حیثیت ہے کہ صرف عیسائیت۔ ساری عیسائیت نہیں۔ صرف عیسائیت کے بعض فرقے۔ اکیلے اکیلے ہی روزانہ اپنے مذہب کی تبلیغ پر جو خرچ کر رہے ہیں وہ ہمارے سال کے بجٹ سے سیوں گنا زیادہ ہے دس کروڑ۔ بیس کروڑ۔ تیس کروڑ روپیہ بلکہ اس سے بھی زائد بعض عیسائی چرچ روزانہ تبلیغِ عیسائیت پر خرچ کر رہے ہیں۔ تو جب دنیا کی ان کوششوں کو دیکھیں جو

اسلام کے مقابل پر

ہیں تو سارے مذاہب کو تو چھوڑو۔ ساری عیسائیت کو بھی چھوڑو عیسائیت کا صرف ایک فرقہ اتنے اموال خرچ کر رہا ہے کہ ہمارے روپے پیسے کی اس کے مقابل پر صفر کی حیثیت رہ جاتی ہے جب یہ کیفیت ہے تو سوال ہے کہ ہم خوش کیوں ہوں کیوں اسے اللہ کا فضل گردانتے ہوئے ہمارے دل

بہت مطمئن ہیں اور شاد ہیں کہ الحمدللہ بہت اچھا سال گزرا اس کی تین وجوہات میں آج آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جب میں نے اپنے دل کی کیفیت کا تجزیہ کیا تو میں نے دیکھا کہ ظاہری روپے پیسے کی مقدار کے لحاظ سے تو کوئی خوشی کا موقع نہیں ہے۔ اتنے بڑے کام پڑے ہوئے ہیں اتنی بڑی بڑی طاقتیں مقابل پر ہیں کہ اس روپے کی حیثیت ہی کوئی نہیں۔

خوشی کی وجوہات میں سے سب سے بڑی بات یہ نظر آئی کہ یہ روپیہ ہمارے ربّ کے پیار کا مظہر ہے۔ اُس پیار کا مظہر ہے جو وہ جماعت کے ساتھ آغاز سے لے کر آج تک کر رہا ہے اور وہ پیار ہر پیسے میں شامل ہے اُس کی رحمت۔ اُس کا فضل اُس کی تائید و نصرت اُس وقت بلکہ زیادہ کھتی اپنی شدت اور کمیت کے لحاظ سے جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حضور جماعت کے مخلصین بعض دفعہ دو۔ دو پیسے پیش کرتے تھے اُن دو پیسوں کا شکریہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قلم سے ادا کیا ہے اور قیامت تک اُن کے نام ستاروں کی طرح روشن اور

اسلام اور احمدیت کی تاریخ

میں زندہ رہیں گے۔ آج دو کروڑ کو بھی وہ حیثیت حاصل نہیں جو اُن دو پیسوں کو تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے قرطاس پر روشنائی سے لکھے جا رہے تھے اور آپ کی دعائیں اُن میں شامل تھیں اور اللہ تعالیٰ بڑے پیار اور محبت کے ساتھ اُن دو پیسوں کو بھی دیکھ رہا تھا اور اُن کے ذکر کو بھی دیکھ رہا تھا۔ پیش کرنے والوں کے اخلاص کو بھی قبول کر رہا تھا اور قبول کرنے والے کی شفقت اور رحمت پر بھی پیار کی نظریں ڈال رہا تھا پس اصل بات جو قابلِ شکر ہے وہ اللہ تعالیٰ کا پیار ہے اُس کی رحمت ہے۔ اُس کا فضل ہے جو آغاز کے دن سے لے کر آج تک جماعت کے ساتھ پوری وفا کر رہا ہے اور اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس روپے پر کبھی خزاں نہیں آتی دُنیا کے حالات جب بدلتے ہیں جب اقتصادی حالات بحران کی طرف مائل ہوتے ہیں تو بڑی بڑی کروڑ پتی کمپنیوں کے بھی دیوالے پٹ جایا کرتے ہیں، بڑی بڑی حکومتوں کے خزانے خالی ہو جایا کرتے ہیں روپے کی کوئی قدر کوئی قیمت نہیں رہتی جب حکومتوں کا نظام کمزور پڑتا ہے اور COERCION (کوئرشن) کم ہو جاتی ہے یعنی جبر کی طنابیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں تو ٹیکسوں کی چوریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ دینے والے اوّل تو ٹیکس نہیں دیتے اور جو دیتے ہیں وہ لینے والے کھا کر بھاگ جاتے ہیں۔ پس دُنیا کے روپے کئی قسم کے اژدہوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کی خرابیاں اُن کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتی ہیں اور اُن کا خون چوس جاتی ہیں۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر

کوئی خزاں نہیں آیا کرتی۔

جماعتِ احمدیہ پر مختلف حالات گزرے ہیں اور ہم نے دیکھا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں جب ساری جماعت کے اموال لُٹ رہے تھے اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا کے خزانے بھرے جا رہے تھے اور پہلے سے بڑھ کر بھرے جا رہے تھے۔ دوستوں کی طرف سے یہ درخواستیں نہیں آ رہی تھیں کہ ہم تو لُٹے گئے ہمارے تو گھر جل گئے۔ ہمارے چندے معاف کر دیئے جائیں۔ لوگ روتے ہوئے اور التجائیں کرتے ہوئے یہ درخواستیں دے رہے تھے کہ اے ہمارے آقا! دُعا کریں کہ اس حال میں بھی خدا ہمیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے

ہم اپنا کوئی وعدہ واپس نہیں لینا چاہتے ہم پوری دیانتداری اور پورے خلوص سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ ہم نے جو وعدے کئے تھے وہ ضرور ادا کریں گے۔ صرف اتنی التجا ہے کہ آپ بھی دُعاؤں کے ذریعہ ہماری مدد کریں اللہ تعالیٰ ہمیں حوصلے ثباتِ قدم عطا فرمائے اور توفیق بخشے کہ ہم ان وعدوں کو پورا کر دیں۔

اس قسم کے بعض خطوط وقفِ جدید میں مجھے آجاتے تھے سیالکوٹ کی ایک جماعت تھی جو پوری اُجڑ چکی تھی۔ وہاں موجود ہی نہیں رہی تھی (لیکن یہ ۱۹۴۷ء کے زمانہ کی میں بات نہیں کر رہا یہ دوسری مثال دے رہا ہوں ۱۹۷۱ء کی جنگ کے نتیجے میں جو حالات پیدا ہوئے تھے) اُس زمانہ میں اُن کی

عارضی ہجرت کے دوران

پہلے اُن کے پریذیڈنٹ کا خط آیا کہ دُعا کریں چاہے ہمیں مزدوری کرنی پڑے محنت کرنی پڑے۔ ہم یہ چندہ جو وقفِ جدید کا لکھایا ہوا ہے وہ ضرور ادا کریں گے اور پھر سال ختم ہونے سے پہلے پہلے خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور ہم نے اُس چندے کی پائی پائی ادا کر دی ہے۔

پس یہ وہ جماعت ہے جس پر خدا کے فضل ہیں اور خدا کے فضلوں پر خزاں نہیں آیا کرتی ——— خدا کے فضل، دُنیا کے دوسرے تمام مالی نظاموں سے اسی طرح ممتاز ہوا کرتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بڑے پیارے انداز میں اس طرح بیان فرمایا ؎

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں

۱۹۴۷ء میں بھی قربانیوں کے بڑے پیارے پھول کھلے تھے ایسے پھول جو سارے جہان کو زینت بخش سکتے تھے اگر دُنیا اُن کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی اور یہ پھول بوستانِ احمد میں ہمیشہ کھلتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بوستان پر کبھی خزاں نہیں آئے گی۔ پس پہلا شکر کا موجب یہ تصوّر ہے جو ہماری روحوں کو اللہ کے حضور سجدہ ریز کر دیتا ہے اور جھکائے رکھتا ہے۔

دوسرا ایک خاص پہلو اور بھی ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کا ایک خاص وعدہ

بھی تھا اور وہ خاص برکت کا وعدہ تھا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار کے انداز میں پنجابی کے ایک الہام میں یوں فرمایا

[illegible]

رجنے کی ایک علامت ہوتی ہے کہ اس کا پس خوردہ بچ جایا کرتا ہے۔ جو رجے نہ جس کا پیٹ نہ بھرے اُس کی تو طلب باقی رہ جایا کرتی ہے اور پلیٹ میں کچھ نہیں رہتا۔ رجا ہوا تو اپنی پلیٹ کو چھوڑ جاتا ہے دوسرے بھی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے منصبِ خلافت پر آنے کے بعد دیکھا کہ اللہ کے فضل سے بے شمار روپیہ نیک کاموں پر خرچ کرنے کے لئے آپ کا پس خوردہ موجود ہے اور سلسلہ کو مالی لحاظ سے کوئی کمی نہیں اور کوئی کمی خدا کے فضل سے نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کا یہ جو وعدہ ہے میں اُمید رکھتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں اور آپ بھی اس دُعا میں شامل ہوں کہ وہ اسی طرح جماعت کے ساتھ جاری رہے کیونکہ خلیفہ کے بدلنے سے خلافت تو نہیں بدلا کرتی خدا کے کام تو نہیں بدلا کرتے دین کو اختر دیتی تو نہیں بدلا کرتی اس لئے ہمیں یہ التجا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ! جو فضل تو نے جاری فرمایا اُس کو جاری رکھ اسی مزید دعا کے ساتھ

کہ اے خدا! تو اپنے فضل اور عطا بھی بڑھاتا چلا جا اور ہماری سمجھ کو بھی بڑھاتا چلا جا۔ ہمارے

مانگنے کا ظرف

بھی بڑھاتا چلا جا ان دونوں کے درمیان دوڑ شروع کرنے اور خود تیری عطا کردہ ایک ایسی پیاری دوڑ چل پڑے کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ گھوڑوں کی مثال دیا کرتے تھے ویسی ہی صورت حال پیدا ہو جائے۔

کہتے ہیں ایک عرب کو ایک گھوڑا بڑا پیارا تھا کیونکہ سارے عرب میں اس جیسا تیز رفتار گھوڑا اور کوئی نہیں تھا ایک دفعہ چور آیا اور گھوڑے کو کھول کر لے بھاگا۔ دور نکل گیا جب مالک کی آنکھ کھلی تو وہ گھوڑا آگے جا چکا تھا اس نے اپنا نمبر ۲ گھوڑا پکڑا اور نمبر ۲ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کا پیچھا شروع کیا کیونکہ وہ ماہر تھا اس کے مزاج سے واقف تھا اور چور اول نمبر کے گھوڑے سے نا آشنا تھا اس لئے یہ آہستہ آہستہ اس کے قریب ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ گیا لیکن اس کو اچانک یہ خیال آیا کہ اگر آج میں نے اس کو پکڑ لیا تو میرے گھوڑے کا یہ نام جو دنیا میں رہتا تھا کہ کبھی کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکا یہ نام ختم ہو جائے گا تو اس نے چور سے کہا جاؤ اور کسی وجہ سے نہیں صرف اپنے گھوڑے کے نام کی خاطر تجھے چھوڑتا ہوں اور گھوڑے کو اس نے جانے دیا۔

پس میرے دل کی یہ کیفیت ہے کہ میں اللہ سے عرض کروں کہ تو ہماری کیفیت بھی بڑھاتا چلا جا اور اپنی عطا بھی بڑھاتا چلا جا لیکن اگر ہماری سمجھ تیری عطا کے قریب پہنچ جائے تو پھر تو اپنی رحمت کے صدقے اس عطا کے نام پر جسے کبھی دنیا میں کسی چیز نے شکست نہیں دی تو اپنی عطا کو اور آگے بڑھا دینا تاکہ یہ عطا ہمیشہ بے مثل رہے اور بے نظیر رہے اور کوئی سمجھ اس کو پکڑ نہ سکے

غرض اللہ تعالیٰ سے

ہماری التجا یہی ہونی چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ ہم پر یہ فضل جاری رکھے اور ساتھ یہ بھی کہ بہترین خرچ کی توفیق بخشے امانت کے ساتھ، دیانت کے ساتھ بہترین سوچ کی توفیق بخشے۔ بہترین فکر کی توفیق سارے کے سارے کارکن خدا کی رضا کی خاطر کام کرنے والے ہوں دیانت اور امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں پیسے پیسے کے ساتھ دعاؤں کی اور التجاؤں کی برکتیں شامل ہوں اور یہ روپیہ اپنی ظاہری حیثیت سے کئی گنا زیادہ برکتیں لے کر اپنے ساتھ آئے جو دنیا کے حساب میں وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتیں۔

بجٹ کی زائد وصولی پر خوشی کا تیسرا پہلو وہ ہے جو دینے والوں کی حالت سے تعلق رکھتا ہے۔ حق حلال کی کمائی اس میں شامل ہے۔ اہل ایمان مزدوروں کا پسینہ اس میں شامل ہے ایسی محنت اور پاکیزہ محنت اس روپیہ میں داخل ہو چکی ہے جو اپنی پاکیزگی کے لحاظ سے ساری دنیا میں بے مثل ہے اپنی قناعت کے لحاظ سے بے مثل ہے اور ان پاکیزہ خیالات کے لحاظ سے بے مثل ہے جو اس محنت میں شامل ہیں۔ پس اس روپیہ کے ساتھ دنیا کے کسی اور روپیہ کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا ان امیروں کا فاضلہ بھی اس میں شامل ہے جنہوں نے

دنیا کی گناہ آلود زندگی

کو ترک کر کے اپنے روپیہ کو دنیا کی لذتوں میں خرچ کرنے کی بجائے اپنے رب کی رضا کے حصول پر خرچ کیا ورنہ دنیا میں کروڑوں امیر ایسے بس رہے ہیں جو فسق و فجور کی راہیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کا روپیہ ان کی گناہ کی توفیق سے بڑھ جاتا ہے اور وہ بے چین ہو جاتے ہیں کہ اس کو کس طرح خرچ کریں اور کس طرح اپنے گناہ کی تمنا کو پورا کریں اس کی پیاس بجھائیں لیکن میدان نہیں ملتے اس کے برعکس اللہ کے فضل سے احمدی افراد ہیں جو مواقع ہونے کے باوجود ہر طرح کے امتحانوں اور ابتلاؤں کے باوجود ان مواقع سے رُکتے رہے جو گناہ کے حصول کے لئے روپے کے ذریعہ مواقع ان کو میسر آسکتے تھے اور اس روپیہ کو بچا کر نیک کاموں میں خرچ کیا گو ذاتی لحاظ سے ان کو تکلیف غریب کی تکلیف کے مقابل پر کم تھی لیکن اس سے انکار بہرحال نہیں ہے کہ انہوں نے اور رنگ کی روحانی تکلیفیں اپنے اوپر وارد کیں اور امتحانوں میں ثابت قدمی دکھائی پس اس روپیہ میں وہ بھی اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ شریک ہیں پھر ان غریبوں اور مسکینوں کی دال روٹی بھی اس روپے میں شامل ہے جو بمشکل زندگی گزارتے ہیں۔ ایسے معمولی مددگار کارکن جن کو بعض دفعہ جماعت کو عطیہ دینا پڑتا ہے۔

زندگی کی بقا کیلئے

اُن کا روپیہ بھی اس میں شامل ہوا ہوا ہے۔ اُن کے بچوں کا دودھ جو ان کو نہیں ملا وہ بھی اس میں شامل ہے ان کے تن بدن کے غریبانہ کپڑے بھی اس میں شامل ہیں انہوں نے روپے کا روپ دھارا اور سلسلہ کے اس چندے میں داخل ہو گئے ان کی اپنی ایک چمک دمک ہے ان کی اپنی ایک روشنی ہے اور دنیا کا کوئی روپیہ اس نور اور اس روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

کیسے ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ پر کہ اس نے چندہ دینے والوں کو دعاؤں کی توفیق بخشی اس روپیہ میں ان کی دعائیں شامل ہیں ان کی نیک تمنائیں شامل ہیں۔ ان کی گریہ وزاری شامل ہے۔ ان کا تقویٰ شامل ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

(سورۃ الحج آیت: ۳۸)

اللہ کو قربانیوں کا ظاہر کچھ بھی نہیں پہنچا کرتا۔ نہ اموال۔ نہ روٹی کپڑا۔ نہ گوشت اور نہ خون صرف تقویٰ پہنچتا ہے پس وہ چیز جس نے آگے جانا تھا وہ زادِ راہ بھی اس روپے میں شامل ہے کیونکہ یہ روپیہ تو اس دنیا میں رہ جائے گا اس کے اگلی دنیا میں انتقال کا ہم کوئی ذریعہ نہیں پاتے تو خدا کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ ساری پاک چیزیں جو قربانیوں کو قبولیت کا درجہ دیتی ہیں وہ ساری پاک چیزیں ان روپوں میں شامل ہیں

پس دنیا کی آنکھ تو اس روپے کو ایک غریب اور نادار جماعت کا تھوڑا سا سرمایہ دیکھتی ہیں۔ ایسا تھوڑا سرمایہ کہ دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی حکومت اس سرمایہ کے مقابل پر سینکڑوں گنا زیادہ طاقتیں رکھتی ہے لیکن

اللہ کی رضا کی آنکھ

اس میں غریبوں کے آنسوؤں کے موتی دیکھ رہی ہے اللہ کی رضا کی آنکھ ان روپوں میں مومنوں کے قلب و جگر کے ٹکڑے دیکھ رہی ہے ان امیروں کے اخلاص اور پاکیزگی کے جواہر دیکھ رہی ہے جنہوں نے فتنہ و فساد میں مبتلا ہونے کی خواہش کے باوجود اللہ کی پاک رضا کی چادر اوڑھ لی۔ یہ وہ ساری چیزیں ہیں جن کو اللہ کی نظر محبت اور پیار سے دیکھتی ہے اور ان کو قبول فرماتی ہے۔

پس اس روپیہ کی حیثیت تمام دنیا کے روپیہ کی حیثیت سے بالکل مختلف

اور بڑا کانہ ہے۔ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک کوئی مقابلہ نہیں پیمانہ ہی مختلف ہے۔ پھر دنیا کی آنکھ اس روپیہ کو روبلز ROUBLES کی شکل میں دیکھ رہی ہے اور روپے کی شکل میں اور ٹکوں TAKKA کی شکل میں اور پونڈوں کی شکل میں اور ڈالروں کی شکل میں اور ینز YENS کی شکل میں اور کرونا کی شکل میں اور پیسیتاز کی شکل میں دیکھ رہی ہے اور ان پر مختلف تصویریں دیکھتی ہے کہیں اشتراکیت کے نشان اس پر نظر آتے ہیں۔ کہیں درانتی کہیں ہتھوڑے بادشاہوں کی تصویریں۔ کہیں جارج واشنگٹن کی شبیہ ان کو دکھائی دیتی ہے ... مگر ایک عارف باللہ اس روپے میں سوائے اپنے رب کے اور کوئی تصویر نہیں دیکھتا اللہ کی تصویر ہے اس کا چہرہ ہے جس کو قرآن کریم میں لِوَجْهِ اللّٰہ کہتا ہے یعنی اللہ کی وجہ کی خاطر جیسے اُردو میں ہم کہتے ہیں اس کے منہ کی خاطر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ع

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد

یہ اُردو کا محاورہ ہے۔ عربی میں بھی یہی محاورہ ہے وجہ اللّٰہ یعنی اللہ کا چہرہ اُس کی رضا تو جس چہرہ کی خاطر جس منہ کی خاطر یہ قربانیاں کی جاتی ہیں وہ اس منہ کی تصویر بنی ہوئی اس پر دیکھتے ہیں۔ دنیا کے ممالک کے اپنے ملکی قوانین نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں صرف وجہ اللّٰہ اُن کو نظر آتا ہے ہر اس روپے پر ہر اس پیسے پر اور ہر اس دھیلے پر جو جماعت احمدیہ قربانی کے طور پر اپنے رب کے حضور پیش کر رہی ہے۔

پس ساری دُنیا کی طاقتیں مل جائیں اور ان کے خزانے اربوں ارب سے ضرب کھا جائیں تب بھی یہی ہمارا روپیہ جیتے گا اور ضرور جیتے گا کیونکہ اس کے مقدر میں شکست نہیں لکھی ہوئی یہ اللہ کی رضا کی خاطر پیش کیا جا رہا ہے

دوست دُعا کریں

اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس روپیہ کو پاک اور صاف رکھے اور اس ایمان میں برکت دیتا چلا جائے جس سے یہ روپیہ پھوٹا کرتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:-

ایک دُعا کی درخواست بھی کرنا چاہتا ہوں مختلف معاندین اور حاسدین نے جماعت احمدیہ کو مختلف قسموں کے مقدموں میں پھنسایا ہوا ہے اور آئے دن ان کی پیشیوں کے لئے سلسلہ کے وکلاء اپنا وقت بھی خرچ کرتے ہیں اور روپیہ بھی خرچ کرتے ہیں۔ دماغ سوزی بھی کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں اور جس کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ زمین کے مقدمے کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے ہمارا اصل مقدمہ آسمان پر ہے اور وہیں سے ہم فیصلہ چاہتے ہیں۔ پس بہت گریہ کے ساتھ۔ اور گریہ و زاری کے ساتھ دوست دُعائیں کریں کہ احکم الحاکمین خدا اپنا فیصلہ جاری فرمائے اور دنیا کی عدالتوں کی احتیاجات سے ہمیں مستغنی فرمادے آمین۔

قائدین مجالس و ناظمین اطفال! ● ہر جگہ جہاں تین یا اس سے زیادہ احمدی بچے ہوں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہونی چاہیئے ● ہر مجلس میں ناظم اطفال اور مربی اطفال ضرور مقرر ہونے چاہئیں ● ہر ماہ کم از کم دو اجلاس عام اور دو اجلاس عاملہ ہونے ضروری ہیں ● ہر مجلس اطفال کو چاہیئے کہ اپنی ماہوار رپورٹ مقررہ رپورٹ فارم پر لکھ کر مرکز میں دس تاریخ سے پہلے بھجوائے ● مرکز کی طرف سے آمدہ خطوط پر بروقت عمل اور اس کا جواب مرکز میں بھجوانا ضروری ہے

مہتمم اطفال مرکزیہ

مسجد مبارک ربوہ میں حضور ایدہ اللہ کا درس الحدیث

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے نہ ڈرو ایسوں کا اللہ خود کفیل ہو جاتا ہے

ربوہ ۱۷ اِخاء (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ رمضان المبارک سے صبح نمازِ فجر کے بعد مسجد مبارک میں درسِ حدیث دینا شروع کیا حضور انور ایدہ اللہ کا یہ درس حدیث رمضان المبارک کے آخری پانچ دنوں میں جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ نے حسب معمول نمازِ فجر باجماعت پڑھائی جس میں اہلِ ربوہ اور درس سُننے کے لئے خاص طور سے آئے ہوئے احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

نمازِ فجر پڑھانے کے بعد چار بج کر تینتیس منٹ پر حضور نے آیاتِ قرآنی کی تلاوت سے درس الحدیث کا آغاز فرمایا اس کے بعد درود شریف پڑھا اور پھر فرمایا کہ جو آیات ابھی میں نے تلاوت کی ہیں ان میں مدینہ کے انصار اور مہاجرین کا ذکر ہے وہ مہاجرین جب ہجرت کر کے آئے تو مدینہ کے باوجود پہلے سے انصار نے ان کو بوجھ نہیں سمجھا بلکہ ان کی محبت میں مبتلا ہو گئے جب مہاجرین کو اللہ تعالیٰ نے کچھ عطا فرمایا تو اس سے انصار کے دلوں میں کوئی لالچ نہ پیدا ہوتا یہ مہاجرین وہ انصار سخت تنگی میں بھی اپنے نفوس پر دوسروں کو ترجیح دیتے اور اس آیت قرآنی کی عملی تفسیر ایک تصویر میں ڈھل گئی حضور نے قرأت کے پیشِ نظر حدیث کا عربی حصہ چھوڑ دیا اور اس کا ترجمہ سنایا حضور نے فرمایا کہ اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ کی سخت بھوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم معجزہ کا ذکر ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سخت بھوک کی وجہ سے وہ ایک دن راستہ پر بیٹھ گئے حضرت ابوبکرؓ گزرے تو ان کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور خیال کیا کہ حضرت ابوبکرؓ ان کو ساتھ لے جا کر کچھ کھلا دیں گے مگر وہ نہ سمجھے اور اس آیت کا مطلب بتا کر چل دیئے پھر حضرت عمرؓ آئے تو ان کو بھی حضرت ابوہریرہ نے یہی آیت پڑھ کر سنائی مگر وہ بھی نہ سمجھے اس کے بعد ابوالقاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گزرے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کا چہرہ دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ گھر پہنچ کر آنحضورؐ نے گھر میں دودھ کا ایک پیالہ دیکھا۔ حیرانی میں گھر والوں سے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آ گیا گھر والوں نے بتایا کہ فلاں کی طرف سے بطور ہدیہ آیا ہے۔ آنحضور نے حضرت ابوہریرہ کو فرمایا جاؤ اور اہلِ صُفّہ کو بھی بلا لاؤ۔ اہلِ صُفّہ وہ غرباء تھے جو مسجد نبوی میں مقیم رہتے تھے جن کے پاس نہ مال ہوتا تھا نہ گھر۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ مجھے سخت بھوک لگی ہے اور ایک پیالہ دودھ ہے اور حضورؐ اہلِ صفہ کو بھی بلا رہے ہیں اور اب مجھے ہی فرمائیں گے کہ انہیں دودھ پیش کرو تو میرے لئے تو کچھ بھی باقی نہ بچے گا مگر اطاعت کے سوا چارہ نہ تھا چنانچہ وہ سب اہلِ صُفّہ کو بلا لائے حضورؐ نے حضرت ابوہریرہؓ کو اپنے بائیں جانب اس طرف بٹھایا کہ ان کی باری سب سے آخر میں آئے اہلِ صفہ نے باری باری اس پیالے سے منہ لگا کر سیر ہو کر دودھ پینا شروع کیا اور جب سب پی چکے تو حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ابھی پیالے میں دودھ باقی تھا اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں فرمایا اب تم دودھ پیو چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ نے دودھ پیا۔ آنحضور نے فرمایا اور پیو اس پر انہوں نے اور پیا آنحضورؐ نے پھر فرمایا اور پیو حضورؐ فرماتے رہے اور حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں پیتا رہا حتیٰ کہ میں پوری طرح سیر ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اب تو میرے بدن میں کوئی بھی جگہ باقی نہ رہی اس کے بعد آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ لیا اور باقی ماندہ دودھ پی لیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بہت لطیف پہلو بیان ہوئے ہیں ایک عارف باللہ کی نظر میں سیرت نبوی کی اس سے حسین مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ سمجھایا کہ سب سے پہلے ان کی اپنی بجائے ان لوگوں کا حصہ ہے جو آگے بیٹھے ہوئے ہیں اور سب بار دار گار ہیں۔ اور ان کو سارا دودھ دے دینے میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہیئے۔ دوسرا یہ سبق دیا کہ شدید بھوک کے باوجود اپنے ہاتھ سے دوسرے کو دوگے تو پتہ لگے گا کہ قربانی کی اصل روح کیا ہے۔ تیسرے حضور نے ایک اور اہم نکتہ بیان فرمایا کہ سب سے آخر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دودھ پیا۔ معلوم ہوتا ہے آنحضور سب سے زیادہ بھوکے تھے۔ پھر آکر آنحضور کا تعجب سے پوچھنا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے یہ بتاتا ہے کہ گھر میں کچھ نہ تھا اور نہ معلوم کب سے فاقہ کا عالم تھا۔ چوتھا نکتہ حضور ایدہ اللہ نے یہ بیان فرمایا کہ اس معجزے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے پر دوسروں کی بھوک کو ترجیح دیتے ہیں ان کے رزق میں اللہ تعالیٰ آسمان سے برکت رکھ دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ دودھ عام دودھ نہیں تھا یہ اللہ کی رحمت تھا جو دودھ کی شکل میں اختیار کر گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی نہ ڈرنا اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ خود تمہارا کفیل ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس حدیث کا مضمون ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ حضرت اقدسؑ نے اپنے دعوے سے قبل اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا رزق قربان کیا۔ حضور اقدس کا یہ طریق تھا کہ آپ اپنا کھانا غریبوں اور یتیموں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور خود بعض اوقات چنے چبا کے گزارا کیا کرتے تھے۔ حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام صاحب جائیداد تھے مگر کبھی اپنی جائیداد کی خبر نہ لی۔ اور روٹی بھی حضور اقدس کو گھر سے کبھی بھیجتے تھے یہ حال تھا حضور کا دعوی سے قبل لیکن اس کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے رزق کی اس قربانی میں اتنی برکت ڈالی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اس کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک شعر میں یوں کہتے ہیں کہ کبھی دستر خوان کے بچے کھچے ٹکڑے (میری) خوراک ہوا کرتے تھے مگر اب میرے دستر خوان پر کئی خاندان پلتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر چند ٹکڑے بھی قربان کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح قبول فرماتا ہے کہ اس میں نہ ختم ہونے والی برکت رکھ دیتا ہے حضور کا یہ درس قریباً ۱۵ منٹ جاری رہا اور چار بجکر پچاس منٹ پر ختم ہو گیا۔

(الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۸۲ء)

---

(۲) احمدیوں کو جھوٹ کے خلاف جہاد کرنا ہوگا

ربوہ ۱۰ وفا / جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد اپنے درس کے تیسرے روز آج ۱۷ رمضان المبارک کو جھوٹ کی حرمت پر مبنی احادیث کا درس دیا اور فرمایا کہ جھوٹ کو ختم کرنے کے لئے احمدیوں کو بہت بڑا جہاد کرنا ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اس جہاد کی توفیق عطا کرے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج ساڑھے چار بجے سے پانچ بجے تک درس دیا۔ نماز عصر پڑھانے کے بعد حضور نے درس کا آغاز کرتے ہوئے مندرجہ ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی۔ ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ (الحج: ۳۱)

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے درود شریف پڑھا اور اس کے بعد آیت مندرجہ بالا کا ترجمہ سنایا اس کا ترجمہ یہ ہے۔ بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرتا ہے تو اس کے رب کے نزدیک اس کے لئے اچھا ہوتا ہے۔ اور اسے مومنو! تمہارے لئے (سب) چوپائے حلال کئے گئے ہیں سوائے ان کے جن کی حرمت قرآن میں بیان ہو چکی ہے۔ پس چاہیئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو (اور اسی طرح) اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بڑے گناہوں سے خبردار فرمایا۔ پہلا ہے خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک قرار دینا، دوسرا والدین کی نافرمانی، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے۔ حضور اٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا تیسرا گناہ یہ ہے کہ جھوٹ سے بچو جھوٹ سے بچو حضورؐ نے یہ بات اتنی دفعہ دہرائی کہ صحابہ نے سوچا کاش آنحضرتؐ اس بات کو دہرانا بند کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سب سے زیادہ زور جھوٹ نہ بولنے پر دیا ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ جھوٹ بھی شرک کی ایک قسم ہے اور یہ ایسی قسم ہے جو سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ کچھ لوگ بتوں کو خدا مانتے ہیں۔ کچھ دنیا کے ارباب کو خدا بناتے ہیں۔ کچھ بد مذہب ہیں کچھ بظاہر توحید پرست ہیں سب کا مثلاً خدا جھوٹ ہے۔ اس سے بڑا معبود ان کا دنیا میں اور کوئی نہیں حضور نے فرمایا اس ملک پاکستان میں جو کہ ایک اسلامی مملکت ہے۔ گلیوں، عدالتوں، محکموں، اخبارات سب میں جھوٹ بھرا ہے نعرے جھوٹے ان کی زندگی جھوٹی ہے۔ قول و فعل کا کوئی جوڑ نہیں۔ شرک کی سب سے بڑی جگہ جہاں اللہ کے سوا تصوراتی بت دھرے ہیں جھوٹ ہی ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو شرک کے ساتھ اکٹھا بیان کیا ہے۔ حضور نے فرمایا اگر ہر شخص اپنی گزشتہ زندگی پر نظر ڈالے تو اسکی زندگی میں بکثرت ایسے واقعات ہوں گے جہاں پر کسی مشکل سے بچنے کے لئے اس نے جھوٹ کا سہارا لیا ہوگا۔ تاہم بہت تھوڑی مثالیں ایسی ہیں جہاں ایسا نہیں اور یہ گویا ساری اجتماعی زندگی کا ماحصل ہیں۔ ایک مثال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ہے جب کہ حضور جھوٹ بول کر بچ سکتے تھے مگر آپ نے نہ اپنے مقام کی پرواہ کی اور نہ لوگوں کی جگ ہنسائی کی پرواہ کی اور فرمایا کہ میں ہر حال سچ بولوں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جھوٹ کا گناہوں میں جو حیثیت ہے اس کا مقام موقع محل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔ جتنا بڑا ابتلاء ہوگا۔ اس میں جتنا بڑا شخص ملوث ہوگا۔ اتنا ہی وہ جھوٹ کبائر میں شامل ہو جائے گا اور اس موقع پر جھوٹ سے بچنے سے اس شخص کو اتنی ہی عظمت حاصل ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا جھوٹ کا آغاز معمولی لغویات سے ہوتا ہے اور بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھ جاتا ہے کہ صرف ایک جھوٹ سے ساری زندگی تباہ ہو جاتی ہے اور اگر صحیح تربیت نہ ہو تو رفتہ رفتہ ساری سوسائٹی میں اتنا جھوٹ پھیل جاتا ہے کہ ہر شخص خطرے پر بچنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لینے لگ جاتا ہے حضور نے فرمایا بدقسمتی سے سچ بولنا ہمارے ملک کے معاشرے کی تربیت میں شامل نہیں۔ اس کے مقابل پر بعض بدمذہب اور لا مذہب معاشروں میں سچ کا معیار بلند ہے۔ حضور نے فرمایا اس صورت حال کو دور کرنے کے لئے احمدیوں کو بڑا جہاد کرنا ہوگا۔ حضور نے فرمایا جھوٹ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ بدقسمتی سے بچہ بڑا ہی جھوٹ کی فضا میں ہوتا ہے۔ مائیں بچوں کو جھوٹ بول کر بہلاتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ ابھی تمہارے ابا آئیں گے مٹھائی لے کر جبکہ نہ کر آئیں گے۔ اس وقت ماں سوچتی ہے کہ کوئی بات نہیں معمولی جھوٹ ہے لیکن ادنیٰ قسم کے اس لغو جھوٹ کی فضا میں جب بچے بڑے ہوتے ہیں تو وہ بڑے ہو کر چھوٹے اور بڑے جھوٹ میں فرق نہیں کر سکتے حضور نے فرمایا اگر اس قسم کے لغو جھوٹ کے بتوں کو توڑنے کی کوشش نہ کی گئی تو جہاد کیسے ہوگا۔ سب سے زیادہ اس جہاد کی ضرورت ان ممالک میں ہے جو پسماندہ ممالک ہیں حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اس جہاد کی توفیق عطا کرے اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کے بارے میں بعض احادیث کا عربی متن اور پھر ان کا ترجمہ بیان فرمایا۔ حضور نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں جھوٹ نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو کیا حاجت ہے کہ وہ شخص اس کی خاطر کھانا پینا چھوڑ دے ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف لیجاتی ہے۔ اور نیکی انسان کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ فسق کا دروازہ جھوٹ سے کھلتا ہے اور جھوٹ آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ جو شخص جھوٹ بولتا اپنے معمول میں داخل کر لیتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ خدا کے حضور اس کا نام کذاب لکھا جاتا ہے۔ ایک اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ ساری برائیوں کی اور سچ تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں صرف ایک نیکی کر سکتا ہوں باقی نہیں آنحضورؐ نے فرمایا ٹھیک ہے جھوٹ نہ بولنا۔ وہ شخص اپنے دل میں بڑا خوش ہوا کہ باقی سب گناہوں کی آزادی مل گئی پہلے کی طرح چوریاں کرتے رہیں گے۔ رات کو چوری کرنے لگا تو خیال آیا کہ لوگوں نے پوچھا تو جھوٹ تو بولنا نہیں سچ بتا دوں گا۔ تو سزا ملے گی اسی طرح اس نے چوری چھوڑ دی۔ اس طرح ایک کے بعد ایک

دوسرے گناہ کا خیال آتا اور اسی دبہ سے وہ سب گناہوں سے بچ گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عملی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار قرآن کریم کی ساری آیات کی عملی تصدیق نظر آتا ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی تین علامات بیان فرمائی ایک یہ کہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، دوسری یہ کہ وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور کوئی اس کے پاس امانت رکھواتا ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بدعہدی اور خیانت بھی دراصل جھوٹ ہی کی شاخیں ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک دلچسپ واقعہ بیان فرمایا کہ افریقہ کے ایک ملک میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بڑا سخت رقابہ ہو گیا کہ کون سچا ہے اور کون منافق ایک ثالث طے کیا گیا۔ احمدیوں نے اسکے سامنے یہی حدیث رکھی اور بتایا کہ سب سے زیادہ سچ بولنے والے احمدی ہیں۔ وعدہ پورا کرنے والے احمدی ہیں اور امین احمدی ہیں اور سب دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔ ثالث نے یہ دلیل تسلیم کی اور احمدی اس مقابلہ میں جیت گئے۔

حضور نے فرمایا یہ حدیث ان تین شرائط کی صورت میں منافق ہونے کی مہر لگاتی ہے اللہ تعالیٰ کسی کو اس حالت میں نہ ٹھہرا کرے کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ منافقت کا فتویٰ چسپاں ہوتا ہو۔ آخر میں حضور نے اس اعتراض کی تردید فرمائی کہ حضرت ابراہیم نے تین جھوٹ بولے حضور نے اس بحث میں یہ بنیادی نکتہ بیان فرمایا کہ جب قرآنی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات جھوٹ بولنے کی قسم کی گنجائش ہی نہیں چھوڑتے تو ایک نبی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے صدیق نبی قرار دیا ہے۔ یہ توقع کرنا ہی سرے سے غلط ہے کہ وہ کوئی جھوٹ بولے حضور نے اس خیال پر تفصیلی بحث کی اور اس نظریے کو سختی سے جھٹلایا۔

(الفضل ۲۱ر جولائی ۱۹۸۲ء)

(۲)

مخلوق سے پیار اللہ تعالیٰ کے پیار کا مستحق بناتا ہے

ربوہ: ۲۰ر وفا جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کی ۲۸ر تاریخ کو صبح نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں درس حدیث جاری رکھا حضور نے ہمدردی بنی نوع انسان کے موضوع پر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں۔ حضور نے ان احادیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کا مضمون دراصل خالق سے پیار اور محبت کے مضمون سے وابستہ ہے چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے پیار کیا اسی لئے آپ مخلوق سے بھی کامل پیار کرنے والے ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے درس الحدیث کا آغاز کرتے ہوئے مندرجہ ذیل آیات قرآنی کی تلاوت کی:-

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا
نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا
نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ
ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ (الدھر: ۹ تا ۱۲)

بعد ازاں درود شریف پڑھا اور پھر فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ کے دل پر گھبراہٹ طاری ہو گئی اور آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا کہ اے میرے آقا! آپ کو کیا فکر ہے؟ کیا آپ جیسے وجود کو بھی خدا تعالیٰ ضائع کر سکتا ہے خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ ہرگز رسوا نہیں کرے گا آپ ٹوٹتے ہوئے رشتوں کو جوڑنے والے مصیبت زدوں کی مدد کرنے والے بے سہاروں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں اور وہ نیکیاں جو دنیا سے معدوم ہو چکی ہیں ان اخلاق حسنہ کو زندہ کرنے والے ہیں اور مصائب و مشکلات میں لوگوں کے مددگار اور بے حد مہمان نواز ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس حدیث میں قابل توجہ بات یہ ہے بعض مستشرقین اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی عظیم الشان وحی نازل ہوئی مگر آپ کو اپنی وحی پر یقین نہیں تھا اسلئے شک کا اظہار کیا کہ یہ کوئی آسیب نہ ہو۔ گویا (نعوذ باللہ) آپ کو اپنے رب پر یقین نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا یہ اعتراض حقیقت کے خلاف ہے اور انبیاء کی طبائع نہ جاننے کے نتیجہ میں کیا گیا ہے۔ انبیاء میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ وہ انتہائی عاجز اور منکسر المزاج ہوتے ہیں اور ان کے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں آسکتا کہ ساری دنیا کی اصلاح کا بوجھ ان پر ڈالا جائے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بھی یہی حالت تھی۔ آپ غیر معروف اور گمنام تھے اور اسی حالت میں رہنا چاہتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر　　کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اور یہ کہ ؎ میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی۔ انبیاء کرام شہرت سے اتنا دور بھاگنے والے ہوتے ہیں کہ دنیا مرح بھی نہیں سکتی کہ اس قسم کے لوگ بھی دنیا میں ہو سکتے ہیں۔ اس لئے وحی کے نزول پر ان کو پریشانی ہوتی ہے ورنہ کسی قسم کا شک انبیاء کو نہ ہوتا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ دوسری بات حضور نے یہ بیان فرمائی کہ ان میں انتہا درجہ کا ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے۔ اور جب ساری دنیا کی اصلاح کا بوجھ ان پر پڑتا ہے تو انتہائے احساس ذمہ داری سے انہیں یہ پریشانی لاحق ہوتی ہے کہ وہ خدا کو کیا جواب دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے قراری کی اس حالت کو اور کوئی نہیں سمجھ سکتا یہ صرف آنحضور کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں جو یہ کیفیت سمجھ گئیں۔ یہ وہ مرکزی نقطہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ کو واضح کرتا ہے۔ حضرت خدیجہ نے بالکل صحیح فرمایا تھا۔ کیونکہ نبوت کا خدمت سے اور مخلوق خدا کی خدمت سے گہرا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے بے حد پیار ہے۔ اس لئے اپنی مخلوق سے بے حد پیار کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ تباہ نہیں کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسی صورت حال کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عارفانہ نکتہ کے ذریعہ واضح کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت تھی جس نے رحمانیت کا دودھ اتارا۔ رحمۃ للعالمین کی رحمت نے جوش مارا تو جس طرح شدت گرمی سے بادل کھنچ کر آجاتے ہیں اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے آسمانی پانی اترا آیا۔ حضور نے اس ضمن میں ایک اور نکتہ یہ بیان فرمایا کہ چونکہ اس سے پہلے ساری دنیا میں کوئی نبی اس شان اور عظمت کا نہیں آیا تھا اس لئے پہلے نبیوں کا کلام بھی کم تر درجے کا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واحد نبی تھے جنہوں نے ساری دنیا سے یکساں محبت کی اور انہوں نے دل میں جتنا درد بنی نوع انسان کا پیدا کیا اور کسی نبی نے ایسا نہیں کیا اس لئے ساری دنیا کی اصلاح کا کام آپؐ کو سونپا گیا اور اس لیے بہترین کلام آپؐ پر نازل ہوا۔ اس کے بعد حضور نے مختلف احادیث نبوی پڑھیں۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن آپس میں ایک دوسرے سے اتنی محبت رکھتے ہیں جس طرح جسم کا ایک حصہ بیمار ہو تو باقی سارا جسم اس کے ساتھ جاگ کر اور بخار میں اور تکلیف میں مبتلا ہو کر اس کا ساتھ دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر شخص کے تصورات اس کی اپنی ذات کے حوالے سے جڑا کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان سے جو ہمدردی اور محبت تھی اس کا ایک ادنیٰ سا پرتو آپ کے غلام سے کے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ پر پڑا آپ کو رات کو عشاء کے وقت کسی مخلص دوست نے بڑا گھبراہٹ میں دعا کے لئے کہا کہ میری بیوی کو سخت تکلیف ہے دعا کریں کہ خیریت کے ساتھ بچے کی پیدائش ہو جائے حضور وقت دعا میں مشغول ہو گئے اور ساری رات دعا کرتے رہے صبح خبر کے وقت دروازہ کھٹکا پہچانا کہ فرمایا کہ بیوی کا کیا حال ہے۔ رات کیسی گزری ان صاحب نے کہا کہ حضور اللہ نے فضل فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ولادت ہو گئی اور رات آرام سے گزری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرمانے لگے تو پھر مجھے بتا دیا ہوتا ہوں تو ساری رات تمہاری بے قراری سے بے قرار رہا کرتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بنی نوع انسان کی محبت کی اس درجہ گداز کی اس ادنیٰ سی جھلک سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے درد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضور نے مزید احادیث پڑھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو وہ اپنے لئے چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمان محفوظ رہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نبی کریم بنی نوع انسان سے کامل محبت میں اس درجہ بڑھ گئے تھے کہ مخلوق کی قوس پوری طرح خالق کی طرف جھک گئی اور دونوں کے دتر مل گئے اور یوں قاب قوسین کا مضمون سامنے آیا۔

حضور نے آخر میں ایک عارف باللہ حضرت ابو بن ادھم کا ذکر فرمایا جنہوں نے ایک رات خواب میں ایک فرشتہ کو دیکھا جو ایک رجسٹر پکڑے ہوئے تھا جس میں ان لوگوں کے نام تھے جو اپنے رب سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت ابو بن ادھم نے جب اپنا نام نہ پایا تو کہا کہ میرا نام ان لوگوں میں لکھ لو جو خدا کی مخلوق سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں اس فرشتے نے دوسرے فہرست دیکھی تو اس میں حضرت ابو بن ادھم کا نام سرفہرست تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت ہو اور اسکی مخلوق سے محبت نہ ہو اور مخلوق سے محبت ہو تو خدا سے نہ ہو۔ دونوں محبتیں ایک دوسرے کو بڑھاتی ہیں اور لازم ملزوم کا درجہ رکھتی ہیں اور اس طرح سے مخلوق کی قوس کو خالق کی قوس سے ملا دیتی ہیں۔ حضور کا درس ساڑھے چھ بجے سے پانچ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا اہل ربوہ حسب معمول بہت کثیر تعداد میں شامل ہوئے تعداد کا اندازہ دس ہزار مردوں اور خواتین کے لگ بھگ تھا

(الفضل ۲۴ر جولائی ۱۹۸۲ء)

اسلام کی تعلیم اخوت

مورخہ ۲۸ شہ کو بوقت ۸½ بجے شب آل انڈیا ریڈیو مدراس سے نشر ہونے والی مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج صوبہ تامل ناڈو کی تامل تقریر کا اردو ترجمہ۔

اسلام کی بنیادی تعلیم انسان کے اپنے خالق و مالک خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے اسکی مخلوقات سے اخوت و ہمدردی کا سلوک کرنے اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی کماحقہ بجاآوری پر مبنی ہے

اسلام انسان کو دیگر تمام مخلوقات کی نسبت بلند مقام عطا کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو اسکی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ لفظ عبادت اپنے اندر عظیم مفہوم رکھتا ہے۔ اس کے معنی خدا تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے اور بنی نوع انسان کے ساتھ پیار و محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آنے کے بھی ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کا سچا عبد بن کر زندگی گذارنے سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا اور محبت حاصل کر سکتا ہے اور یہی پیدائش انسانی کا اصل مقصد ہے جسکی طرف اسلام انسان کی رہنمائی کرتا ہے پیدائش انسانی کی اسی غرض و غایت کی طرف بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مختلف اوقات میں زمین کے ہر حصہ اور ہر قوم میں اس کے مامور و مرسل رشی اوتار، منی وغیرہ آتے رہے ہیں۔ شری کرشن شری رام شری بدھ یسوع مسیح زرتشت کنفیوشس وغیرہ مامورین اسی مقصد کی طرف رہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آخر میں خدا تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ کی رسالت مختص القوم والمکان نہیں تھی بلکہ سارے جہان اور قیامت تک کے لئے ہے۔

اسلام کی اسی تعلیم کے نتیجہ میں کہ اس ساری کائنات کو پیدا کرنے اور اسکی پرورش کرنے والی ہستی چونکہ واحد و لاشریک ہے۔ اسلئے تمام بنی نوع انسان ایک کنبہ کی حیثیت رکھتی ہے اسلام اتحاد و اخوت انسانی کی بنیاد رکھتا ہے۔ نیز تمام بنی نوع انسان کو یا بنی آدم (یعنی آدم کی اولاد) کے نام سے مخاطب کرتے ہوئے اس حقیقت کی طرف روشنی ڈالتا ہے۔

اسلام یہ تعلیم بھی دیتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصود و نصب العین صرف خود غرض بن کر اور اپنے ہی مفاد و مطلب براری کے خاطر جینا نہیں بلکہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی ہے۔ اس تعلیم کی پہلی درس گاہ ہر انسان کا اپنا گھر اور گھریلو زندگی ہوتی ہے جہاں اسلام اولاد کی جسمانی و روحانی پرورش کی ذمہ داری والدین پر ڈالتا ہے وہاں والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کو اولاد کا اہم فریضہ قرار دیتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں مقصد نماز یعنی عبادت الٰہی کے بعد والدین کی فرمانبرداری اور ان کی پوری نگہداشت کو لازمی قرار دیا ہے اسی طرح حقوق زوجین یعنی خاوند اور بیوی کے فرائض کے متعلق روشنی ڈالتے ہوئے گھر اور اس کے ماحول کو جنت نما اور سکون و اطمینان کا مسکن بنانے کے ذرائع بھی اسلام نے مہیا کئے ہیں۔

اسلام نے عورتوں کی نزاکت اور کمزور پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے حقوق کی نگہداشت کی ہے اور ان کے مقام کا احترام کرتے ہوئے بتایا ہے کہ قوم کی ترقی اور مستقبل ان کے ہاتھ وابستہ ہے اس لئے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کی ابتداء ماں کی گود سے ہوتی ہے اس لئے عورتوں کو ان کا جائز مقام دینا ضروری ہے اس طرح اسلام تعلیم نسواں پر بھی زور دیتا ہے۔

اخوت انسانی کے قیام کیلئے امیری و غریبی کی دوری کو ختم کرنے کے لئے اسلام نے نہایت شاندار تعلیم دی چنانچہ مال و دولت کے ایک جگہ جمع ہونے کو روکنے کے لئے اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ دنیا کی ہر چیز میں ہر شخص کا حصہ ہے اس لئے دنیا میں حقیقی ملکیت کسی کی نہیں بلکہ فرمایا وفی اموالھم حق للسائل والمحروم اس طرح اسلام نے انسان کے علاوہ حیوان کو بھی اموال میں حصہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح واٰتوھم من مال اللہ الذی اٰتیکم کہہ کر دوسروں کے حقوق ادا کرنا مالداروں کا فرض قرار دیا ہے۔

اسلام نے ہر قسم کی عیاشی پر پابندی عائد کی۔ مساکین اور غرباء کی پرورش کے لئے ہر سال ہر صاحب نصاب کو اپنے اموال و اشیاء کا ۲½ فیصدی زکوٰۃ دینے کا حکم دیا۔ تقسیم ورثہ۔ وصیت۔ اور صدقہ و خیرات بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ اسلام نے سود کو حرام قرار دے کر اور کالا بازار اور ناجائز نفع خوری پر پابندی عائد کرتے ہوئے مال و دولت کو ایک جگہ جمع ہونے سے روکا ہے دوسری طرف غریبی کے احساس کو مٹانے اور قناعت پیدا کرنے اور اس طرح بدامنی اور باہمی کینہ و بغض دور کرنے کا یہ گر بیان فرمایا۔

ولا تمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیٰوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر وابقیٰ

(طہٰ آیت ۱۳۲)

یعنی ہم نے بعض لوگوں کو دنیاوی زندگی کی زیبائش کے جو سامان دے رکھے ہیں تو اس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں کی نظر کو پھیلا پھیلا کر مت دیکھ۔ کیونکہ یہ سامان ان کو اسلئے دیا گیا ہے کہ ہم اس کے ذریعہ سے ان کی آزمائش کریں اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق سب سے اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔

اسلام نے حاکم اور محکوم کے فرائض اور حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں بھی جو عالمگیر تعلیم دی ہے وہ رہتی دنیا تک کے لئے مستقل راہ ہے۔ چنانچہ اسلام حاکم کو یہ حکم دیتا ہے کہ حکومت ایک امانت ہوتی ہے۔ اسکی حفاظت کی جائے لوگوں کے حقوق پوری طرح ادا کئے جائیں اور کسی قسم کا فتنہ و فساد پیدا نہ ہونے دے اسی طرح رعایا کو بتایا کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں حق رائے دہندگی دیا ہے۔ حکومت بھی ایک اچھی امانت ہے اسے نااہل کے سپرد نہیں کیا جانا چاہیے اور نہ ہی حاکم کو یہ حق حاصل ہے کہ حکومت کو اپنی ذاتی جائیداد سمجھتے ہوئے اسے اپنی عیاشی کا ذریعہ بنائے بلکہ اس اختیار اور اقتدار کو رفاہ عام کے لئے استعمال کیا جانا چاہیئے۔

اسی طرح اسلام نے ایک طرف حاکم کے فرائض سمجھائے تو دوسری طرف رعایا اور محکوم کے فرائض بتاتے کہ رعایا اپنی حکومت کی خیر خواہ اور وفادار رہے اس سے مکمل تعاون کرے اس کے احکام و قوانین کی پوری طرح اطاعت کرے ہاں اپنے جائز حقوق کی طرف حکومت وقت کی توجہ کو مبذول کرایا جا سکتا ہے لیکن اس کے لئے بغاوت ہڑتال سٹرائیک وغیرہ کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

اسی طرح سرمایہ دار اور مزدور پیشہ لوگوں کے فرائض کی طرف بھی اسلام نے روشنی ڈالی ہے۔ اسلام نے اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ کہہ کر مزدور کی اجرت اس کے پسینہ خشک ہونے سے قبل دینے کا حکم دے کر سرمایہ داروں کو مزدوروں کے جائز حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ سرمایہ داروں کی زندگی بنانے اور سنوارنے میں مزدوروں اور اجیروں کی عرق ریزی اور محنت و مشقت کا بہت بڑا دخل ہے اس لئے ان غریبوں اور مزدور پیشہ لوگوں کے جائز حقوق کی نگرانی کرنا مالداروں اور سرمایہ داروں کا اولین فرض ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسلام مزدوروں اور اجیروں کو یہ حکم بھی دیتا ہے کہ وہ خلوص کے ساتھ اور پوری وفاداری اور دیانت داری کے ساتھ اپنے متوصفہ فرائض کو ادا کریں۔ اور سستی اور کاہلی کو چھوڑ کر پوری محنت کریں۔

اس زمانہ میں اخوت انسانی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ حسب و نسب اور نسلی امتیازات کالے گورے کا فرق اور نیچ پنچ کا احساس اور عدم مساوات ہے۔ اس احساس کو مٹانے کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی کلکم ابن آدم و آدم من تراب یعنی کسی عربی کو عجمی پر یا کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں تم سب ایک ہی باپ آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے اس طرح اسلام تمام رنگ و نسل اور حسب و نسب کے امتیازات کو ہمیشہ کے لئے مٹا کر صحیح مساوات اور اخوت و پیار اور محبت و خلوص کی فضا قائم کرتا ہے۔

بنیادی طور پر تمام مذاہب بنی نوع انسان کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت و اخوت قائم کرنے کی تعلیم دیتے ہیں لیکن آج بعض مفسد و متعصب لوگ اپنی خود غرضی اور مطلب براری کے لئے مذہب کے نام پر خون بہا کر قتل و غارت گری کے ذریعہ غریبوں اور معصوموں کی جان لینے سے دریغ نہیں کرتے خدا کرے کہ اسلام کی ان صحیح تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں دنیا میں دائمی امن و سکون اور باہمی محبت و اخوت کی پُر مسرت فضا پیدا ہو۔ آمین۔

قسط ۲

چودھویں صدی کی اہمیت اور پندرھویں صدی کی خصوصیت

تقریر محترم مولانا الحاج بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان بر موقع جلسہ سالانہ ـــــ ۱۹۸۱ء

قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمت محمدیہ پر ایک انتہائی تاریکی کا زمانہ بھی آنے والا تھا جب مسلمانوں نے تعلیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دینا تھا اور ان کی روحانی ترقی رُک جانی تھی جیسا کہ سورۃ تکویر میں اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے نشانات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس۔ واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس (سورۃ تکویر)

ترجمہ:۔ یعنی ایسا نہیں جیسا کہ تم خیال کرتے ہو بلکہ میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ چلتے چلتے پیچھے ہٹ جانے والوں کو جو کہ پہلے سیدھے بڑھتے تھے اور صراط مستقیم پر چلنے والے تھے اور پھر گھروں میں بیٹھنے والوں کو اور پیش کرتا ہوں رات کو بطور شہادت کے پیش کرتا ہوں۔ جب وہ خاتمہ کو پہنچ جاتی ہے اور صبح کو جب وہ سانس لینے لگتی ہے۔

ان آیات سے مسلمانوں کی تباہی اور ادبار اور روحانی تنزل کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ وہ ترقی کرتے کرتے اور صراط مستقیم پر چلتے چلتے پیچھے ہٹنے لگیں گے اور بالآخر گھروں میں بیٹھ جائیں گے۔ یعنی ان کی ترقی رُک جائیگی ان کی حکومتیں اور بادشاہتیں تباہ و برباد ہو جائیں گی لیکن ساتھ ہی بتایا کہ یہ دور ابدی نہیں ہوگا بلکہ واللیل اذا عسعس مسلمانوں پر آنے والی یہ روحانی رات ختم ہو جائے گی اور بیشمار تاریکیوں کی رات کے بعد صبح کا ظہور ہوگا۔ سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے واضح ہوتا ہے کہ اس تاریکی کو دور کرنے کے لئے ایک مصلح کا ظہور ہوگا۔ جسے حضرت امام مہدی اور مسیح موعود کے نام سے بھی یاد فرمایا ہے۔

سورۃ جمعہ میں اس وجود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل قرار دیا گیا ہے گویا وہ خدا نے اس رسول کو بھیجا ہے جو اس آنے والے کا نمونہ ہوگا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی عکس ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم (سورۃ جمعہ)

ترجمہ:۔ وہی خدا ہے جس نے ایک قوم کی طرف۔ انہیں میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا۔ جو (باوجود ان پڑھ ہونے کے) ان کو خدا کے احکام بتاتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی گمراہی میں تھے اور ان کے سوا ایک دوسری اور بعد میں آنے والی قوم میں بھی وہ اس رسول کو بھیجے گا۔ جو ابھی تک ان سے نہیں ملی۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

بخاری شریف میں آتا ہے کہ اس آیت کے نزول پر صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ آخرین کون ہیں۔ اس مجلس میں حضرت سلمان فارسی بھی تشریف فرما تھے آپ نے ان کو اپنے پاس بلایا ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا

لوکان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ رجل او رجال من ھٰؤلاء (بخاری شریف)

یعنی اگر کسی وقت ایمان ثریا پر چلا گیا تو اہل فارس کی نسل میں سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔

یہی سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مثیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ مسلمانوں کی خرابی کے سلسلہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ احادیث ہیں جن میں سے چند کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔ فرمایا

یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا اور قرآن مجید کا صرف نقش باقی رہ جائے گا۔ مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی یعنی بہت اچھی اور عمدہ بنی ہوں گی۔ لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اس وقت علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ کیونکہ وہ فتنوں کے بانی مبانی ہوں گے۔ اور ان سے فتنے نکلیں گے اور انہی کی طرف یہ فتنے لوٹ کر جائیں گے ایک۔ اور روایت اس طرح پر ہے۔

یاتی علی امتی زمن لا یبقی من الاسلام الا اسمہ الخ

فرمایا میری امت پر ایسا زمانہ آئیگا کہ اسلام برائے نام رہ جائیگا۔

ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ قالوا من ھم یارسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی الخ وھی الجماعۃ

(ترمذی شریف)

ترجمہ فرمایا میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی اور یہ سب فرقے ناری ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے صحابہ نے دریافت کیا یہ ناجی فرقہ کونسا ہوگا۔ فرمایا اس فرقہ کے لوگ میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں گے۔ اور فرمایا وہ فرقہ ایک جماعت ہوگا یعنی اس فرقے کا ایک امام ہوگا اور اس لحاظ سے وہ جماعت کہلا ئیگا۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر آنے والے حالات کا پورا نقشہ کھینچا ہے۔ فرمایا۔

تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا عاضا فتکون ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فتکون ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ثم سکت

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳)

ترجمہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا تم میں نبوت کا دور رہے گا۔ جب تک خدا چاہے گا قائم رہے پھر اللہ تعالیٰ اسکو اٹھا لے گا۔ اس کے بعد منہاج نبوت پر خلافت کا دور ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اُٹھا لیگا اس کے بعد ظالم بادشاہت کا دور ہوگا۔ اور جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لیگا اس کے بعد جبری حکومت کا دور ہوگا جو گویا جمہوری دور کے خلاف ہوگا۔ جب تک اللہ چاہے گا رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا لیگا اس کے بعد پھر خلافت کا قیام منہاج نبوت پر ہوگا یعنی دوبارہ خلافت کا دور آئیگا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہوگی۔ اسکے بعد راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت جاری ہوگی جو تیس سال تک رہے گی پھر بادشاہت کا دور آئیگا پھر جبری اور ظالمانہ حکومت ہوگی۔ اسکے بعد مسلمان غلط اور بدعت راستہ پر چلنے شروع ہو جائیں گے اس کے بعد منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی۔

مسلمانوں کی یہ خراب حالت کب ہوگی اور خلافت علی منہاج نبوت کا قیام کب ہوگا۔ احادیث میں اس کو آخری زمانہ کا نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ ینابیع المودۃ میں ایک حدیث یوں درج ہے

اذا تظاھرت الفتن وغار بعضھم بعضًا۔ یبعث اللہ المھدی یفتح حصون الضلالۃ وقلوبًا غلفًا یقوم فی آخر الزمان ویملاء الارض قسطًا وعدلًا کما ملئت جورًا وظلمًا

ترجمہ فرمایا جب فتنے زوروں پر ہوں گے اور لوگ ایک دوسرے پر حملے کریں گے تب اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا جو گمراہی کے قلعوں اور بند دلوں کو فتح کرے گا۔ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اور جس طرح زمین ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی اسی طرح وہ اسے عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

جامع الصغیر جو علامہ سیوطی کی تحریر کردہ ہے اس میں لکھا ہے

خیر ھٰذہ الامۃ اولھا واٰخرھا اولھا فیھم رسول اللہ واٰخرھا فیھم عیسیٰ ابن مریم وبین ذالک

... فیہ ... [illegible]
... [illegible] ...

(جامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱)

ترجمہ: اس امت کا پہلا اور آخری حصہ بہتر ہے کیونکہ پہلے حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آخری حصہ میں عیسیٰ ابن مریم ہیں ان دونوں کے درمیان ٹیڑھے راستہ پر چلنے والے لوگ ہوں گے نہ وہ میرے ہیں اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہوگا۔

آخری صدی میں آنے والے وجود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدیؑ کا لقب بھی دیا اور عیسیٰ ابن مریم کے نام سے بھی یاد کیا کیونکہ امام مہدی علیہ السلام حضرت مسیح ابن مریم کا ظہور ثانی ہوگا۔ لیکن دوسری جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ مہدی اور عیسیٰ ابن مریم دو ہستیاں نہ ہوں گی بلکہ ایک ہی وجود کے دو نام ہوں گے۔ جیسا کہ فرمایا: لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان)

قرآن مجید اور احادیث پر یکجائی طور پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ سے مراد تیرھویں صدی کا آخری حصہ ہے جس میں مسلمانوں کی حالت دینی لحاظ سے خراب ہو جائیگی اور ان کی بے دینی کو دور کرنے کیلئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اسی سلسلہ میں مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ قابل غور ہیں۔ (۱) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون ( )

یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین کی طرف تدبیر کرتا رہے گا۔ اور اپنے اس آخری کلام اور اپنی اس آخری شریعت کو آسمان سے زمین پر قائم کر دے گا۔ اور لوگوں کی مخالفت اسے اپنی ڈگر سے ہٹا نہ سکے گی۔ مگر پھر ایک عرصہ بعد یہ کلام آسمان پر چڑھنا شروع ہوگا۔ اور ایک ہزار سال تک یہ ایسا ہی رہیگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ کو تین سو سال کا عرصہ قرار دیتے ہیں جیسا کہ فرمایا۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب۔ گویا ان تین صدیوں کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں نے دین اسلام کے اصولوں اور اسکی تعلیم سے بے رخی اختیار کرنا تھی اور آہستہ آہستہ دین محمدیؐ آسمان کی طرف چڑھتا تھا اور ایک ہزار سال تک یہ صورت چلی جانی تھی۔

قرآن مجید اور احادیث کے ذریعہ قیام الدین کا زمانہ ۱۲۷ سال کا بتایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہزار سال تک دین کا آسمان پر چڑھنے کے عرصہ کو ملایا جائے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ گویا دنیا سے اسلام کی روح کے غائب ہو جانے کا زمانہ قرآن کریم کی رو سے ۱۱۲۷ سال ہے اور یہ تیرھویں صدی کا آخر بنتا ہے۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جبکہ نہ صرف مسلمان بلکہ سارے ہی ادیان کے ماننے والے اپنے مذاہب کی تعلیم سے دور ہو گئے اور تیرھویں صدی کا آخر ہی تھا جبکہ ادیان عالم کے پیرو مصلح آخر الزمان کی ضرورت کو محسوس کرتے تھے اور سب بے چین ہو رہے تھے۔ پس امام مہدی علیہ السلام اور مصلح آخر زمان کا ظہور کا وقت چودھویں صدی ہجری ہی تھی۔ اور یہی اس صدی کی اہمیت ہے۔

قرآن مجید کی آیت ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون کو سامنے رکھتے ہوئے بعض محققین اسلام نے یہ بھی بتایا ہے کہ پیغمبروں اور رسولوں کے چھ ادوار ہیں جن میں سے پہلا دور حضرت آدم کا ہے اور چھٹا دور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساتواں دور حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ہے چنانچہ جناب جعفر حسین صاحب نے کتاب الدولہ والمختار میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور فرقہ اسماعیلیہ سے تعلق رکھنے والے ایک عالم ڈاکٹر زاہد علی صاحب نے "اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اسکا نظام" نامی کتاب میں متعدد حوالوں سے یہ لکھا ہے کہ قائم القیامۃ (یعنی امام مہدی علیہ السلام) کا ساتواں ہزار کے زمانہ پر آنا ضروری ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے
انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا (سورۃ مزمل)

کہ ہم نے تمہاری طرف ایسا ہی رسول بھیجا ہے جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ امت محمدیہ امت موسویہ کی مثیل ہے اسی لئے موسوی سلسلہ کی طرح محمدی سلسلہ میں بھی تیرھویں صدی گزرنے پر مسیح موعود اور امام مہدی کو آنا ہے کیونکہ موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی کے شروع میں حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

بھدرواہ میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ بھدرواہ کے جلسہ میں شامل ہونے کیلئے تبلیغی وفد مورخہ ۸/۸۲ کو قادیان سے روانہ ہوا جو بخیر جموں پہنچ کر اگلے دن بھدرواہ کے لئے روانہ ہوا۔ بٹالہ میں سیدھی بس نہ ملنے کی وجہ قدرے پریشانی ہوئی۔ پٹھانکوٹ میں بہت زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے بس ملنے میں کافی تاخیر ہوئی اس لئے وفد ۸/۸۲ کی رات کو دس بجے جموں پہنچا۔ وہاں کئی ایک دوست انتظار میں تھے بھدرواہ کی انتظامیہ کی طرف سے مکرم اقبال احمد صاحب کو جموں بھجوایا گیا تھا اور نظارت کی ہدایت پر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ پونچھ بھی جموں پہنچے ہوئے تھے۔ مورخہ ۹/۸۲ صبح ۱۰ بجے بذریعہ بس بھدرواہ کیلئے روانگی ہوئی۔ اور شام کو یہ وفد بھدرواہ پہنچا۔ احباب جماعت احمدیہ بھدرواہ نے نہایت ہی گرمجوشی سے روایتی استقبال کیا۔ مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب و عشاء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے بعض کیسٹ سنائے گئے۔ اس کے بعد مکرم حکیم محمد دین صاحب کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ نے تربیتی موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ آخر میں صدارتی تقریر ہوئی۔ اور قریباً دس بجے رات بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۱۰/۸ کو نماز فجر کے بعد مکرم صدر مجلس انصار اللہ نے انصار اللہ کو خطاب فرمایا۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کی میٹنگ بلائی اور پھر خدام کو خطاب بھی فرمایا۔

ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرنے کے بعد ۳ بجے بعد دوپہر تبلیغی جلسہ مسجد احمدیہ کے عقبی میدان میں شروع ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد نظم خوانی ختم ہی ہوئی تھی کہ یک دم موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ اس لئے جلسہ کا اسٹیج مسجد احمدیہ میں منتقل کرنا پڑا اور مسجد احمدیہ میں دوبارہ کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ یہ جلسہ خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عبد الحفیظ صاحب فانی سیکرٹری تبلیغ نے افتتاحی تقریر کی۔ مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرواہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ ان کے بعد مولوی محمد انعام صاحب غوری، مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ تک صدارتی تقریر کی اور ساڑھے ۳ بجے جلسہ شروع ہو کر [illegible] بجے دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ افسران حکومت نے جہاں بہترین انتظام کیا وہاں خود جلسہ کی ساری کارروائی سماعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین اجر عطا فرمائے آمین۔ جلسہ کی تفصیلی کارروائی کی رپورٹ سیکرٹری صاحب تبلیغ کی طرف سے جلد ارسال کی جائیگی۔ خدام اور انصار نے بڑی دلچسپی سے اس موقعہ پر کام کیا اور بعض نوجوانوں خصوصاً مکرم عبد الحق صاحب فانی نے نظم بھی پڑھی اسی طرح مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و درود کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ جملہ انصار و خدام و اطفال نیز لجنہ اماء اللہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ اس جلسہ کے کامیاب کرنے میں ان سب نے مقدور بھر کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح حکام بھدرواہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت تعاون دیا ([illegible]) کے لئے پوری پوری کوشش کی۔

خاکسار بشیر احمد طاہری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہاری پاریگام میں سالانہ کانفرنس

محترم مولانا الحاج بشیر احمد صاحب طاہری ناظر دعوۃ و تبلیغ کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں:

"الحمد للہ آل احمدیہ کشمیر کانفرنس ہاری پاریگام میں مورخہ ۱۵ اگست کو نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کا افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا اور علماء سلسلہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے کشمیر کی متعدد جماعتوں سے احباب شریک ہوئے۔ متعدد غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔"

(ادارہ)

فضائے قرطبہ گونجے گی پھر اذانوں سے یقیناً

جماعت احمدیہ کی طرف سے سرزمین اندلس میں ساڑھے سات سو سال کے طویل وقفہ کے بعد سب سے پہلے تعمیر کی جانے والی مسجد "بشارت" ہے جس کا سنگ بنیاد حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو بمقام پیدرو آباد رکھا اور وقت آنے پر خدا تعالیٰ کی توفیق سے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پیشگوئی "..." کے مطابق تاریخ کا رخ موڑنے والے اس عظیم واقعہ پر اسلامی ملکوں میں از حد خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور خاص طور پر انڈونیشیا کے مسلم پریس نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو جس روز کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے سرزمین اندلس میں مسجد کی بنیاد رکھی پوری امت مسلمہ کے لئے خوشی کا دن قرار دیا۔ ... جس کے بعد اخبارات نے تفصیل سے نشر کیں اور اپنے ہم مذہب بھائیوں کو خوشخبری دی کہ اسلام ایک بار پھر قرطبہ کو روحانی طور پر فتح کرنا چاہتا ہے۔ اور پیدرو آباد میں مسجد کی تعمیر عیسائیت کے لئے زبردست چیلنج ہے۔ چنانچہ قرطبہ کے کثیر الاشاعت روزنامہ "CORDOBA" نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں زیر عنوان "پیدرو آباد میں ایک مسجد" "UNA MEZQUITA EN PEDRO ABAD" لکھا:

ترجمہ:۔ "کل پیدرو آباد میں مسلم جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے ...... اب پوری (روحانی) قوت سے قرطبہ میں داخل ہو رہا ہے ...... پیدرو آباد میں سپین کے احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے مسجد کا سنگ بنیاد ایک اہم خبر بلکہ امر واقعہ ہے کہ جو عیسائیت اور کیتھولک مذہب کے ماننے والوں کے لئے زبردست چیلنج ہے کیونکہ ہم جیسے مذہب کو پہچانتے ہوئے بھی اس کو زندہ رکھنے کے لئے انتہائی نہیں کرتے جبکہ اسلام کو بھیلانے کے لئے مسلمان (احمدی) کمر بستہ ہیں۔"

قریباً اکیس ملین پسیٹا (اکیس لاکھ روپیہ پاکستانی) کی لاگت سے اب بفضل تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اسکا کل رقبہ چھ ہزار مربع فٹ ہے۔ جس کے چاروں طرف لوہے کی جالی کے ساتھ باڑ لگا دی گئی ہے۔ مسجد کا ہال لائبریری۔ گیسٹ ہاؤس اور رہائشی حصہ قریباً پانچ سو مربع میٹر پر مشتمل ہے۔ مسجد نہایت موزوں اور اونچی جگہ پر واقع ہے مسجد کے چاروں طرف حد نظر تک خوبصورت قدرتی مناظر اور ارد گرد کے دیہات کی بیل بوٹیوں سے آباد وادیاں خوشنما منظر پیش کرتی ہیں۔

مسجد کے سامنے ایک عیسائی ہوٹل کا گرجا ہے جو ویران اور بند پڑا ہے اور اس بات کی منہ بولتی شہادت ہے کہ عیسائیت روبہ تنزل ہے اور جلد اس کی صف سفحہ ہستی سے لپیٹ دی جانے والی ہے۔

یہ بارکتی "یوم خلافت احمدیہ" ہونے کے لحاظ سے تاریخ احمدیت میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور یہی وہ بابرکت تاریخ ہے کہ جس روز حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے حکم سے مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ انچارج سپین مشن اور خاکسار نے پیدرو آباد مشن ہاؤس میں رہائش اختیار کرنے اور مسجد کو آباد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ بیسیوں لوگ روزانہ مسجد دیکھنے آتے اور اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں ٹی۔وی (TVE) کے نمائندہ نے مسجد کی فلم تیار کر کے ٹیلی ویژن پر دکھائی اسی طرح لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

آج کل یہاں کے اخبارات اور رسالوں میں مسجد کا خوب چرچا ہے۔ حال ہی میں قرطبہ کے روزنامہ "قرطبہ کی آواز" "LA VOZ DE CORDOBA" نے مسجد کی تصویر شائع کر کے جو خبر شائع کی اس کا تراشہ بمعہ ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"مسلم جماعت احمدیہ کی مسجد قومی شاہراہ نمبر ۴ پر مکمل ہو چکی ہے مسجد کی تعمیر بڑی تیزی سے آرکیٹکٹ D. JOSE LUIS LOPEZ Y LOPE DE REGO کے تیار کردہ نقشہ کے مطابق ہوئی ہے۔ یہ مینار دل سکے جو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی خواہش کے مطابق منارۃ المسیح کی طرز پر بنائے گئے ہیں۔ ابتداء میں جماعت احمدیہ کا ارادہ بالکل سادہ مسجد تعمیر کرنے کا تھا۔ مگر بعد میں زیادہ رقم موصول ہونے پر موجودہ شکل میں خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کے قابل ہو گئے۔ اسکی تعمیر پر اکیس ملین پسیٹا (قریباً اکیس لاکھ روپیہ پاکستانی) خرچ ہوا جو کہ جماعت احمدیہ کے افراد کی قربانی کا نتیجہ ہے ہمیں مشنری انچارج نے بتایا کہ افراد جماعت احمدیہ اپنی اموال کا تیسرا حصہ بطور چندہ دیتے ہیں۔ (مولفین؟ حصہ ...) اس میں بین الاقوامی عدالت انصاف کے ایک سابق صدر اور نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان (ڈاکٹر عبد السلام) کا چندہ بھی شامل ہے۔ مسجد کا محل وقوع نہایت شاندار ہے ... اور کیونکہ یہ جگہ دور سے دکھائی دیتی ہے اور مسلمان سیاحوں کا یہاں سے گزرنا لازمی ہو جائے گا۔

جماعت احمدیہ:۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت احمد آف قادیان نے ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ (بھارت) میں رکھی افراد جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی آپ کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وفات کے بعد حضرت مولانا نور الدین خلیفہ منتخب ہوئے جو بیعت کرنے سے قبل ان کا شمار ہندوستان کے چیدہ اور ممتاز علماء میں ہوتا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے جنہوں نے مسجد اسپین کا سنگ بنیاد رکھا (یہ درست نہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسجد اسپین کا سنگ بنیاد رکھا۔ ناقل)

۱۹۴۷ء میں بھارت اور پاکستان کی تقسیم کے وقت جماعت احمدیہ ہجرت کر کے پاکستان آگئی اور ربوہ میں اپنا مرکز بنایا۔ لندن۔ کوپن ہیگن۔ فرینکفورٹ ہیمبرگ۔ ہالینڈ اور زیورچ میں الگ الگ مساجد ہیں۔ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی تعداد دس ملین ہے۔ ... میڈرڈ اور ۱۹۷۹ء میں قرطبہ میں احمدیہ مسلم مشن قائم کیا گیا۔

مسجد کا افتتاح:۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو مسجد کا افتتاح ہوگا۔ گاؤں کی آبادی کے برابر اس تقریب میں دس ہزار افراد کی شمولیت کی توقع کی جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ انچارج نے یہ خواہش ظاہر کی کہ گاؤں کے لوگ آنے والے مہمانوں کے لئے عارضی طور پر کرایہ کے کمرے مہیا کریں۔"

(اخبار قرطبہ کی آواز ۲۲ مئی ۱۹۸۲ء)

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مسجد "بشارت" سپین کو حق کی متلاشی سعید فطرت روحوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنا دے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچم بلند ہو اور اہل اندلس نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں حتیٰ کہ پہلے کی طرح اندلس میں یہ یقین دیں کہ فضا اذانوں سے گونجے گی اب بفضل خدا

[بقیہ صفحہ ۳] خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق جتنا اور ایک جماعت احمدیہ کے وجود کی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تعلق ہو من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہو گی (روزنامہ الفضل ۵ جولائی ۱۹۸۲ء)

"... آنے والے کے متعلق جو دیرینہ سوچ ہوں ان میں اس عہد کی تازہ کیا جائے کہ ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہ کے چراغ بجھا دیں گے اور تقویٰ کے چراغ روشن کریں گے اور اے آنے والے ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم قیام شریعت کی کوششوں میں جو اللہ کے فضل کے سوا کامیاب نہیں ہو سکتیں دعائیں کر کے تیری مدد کریں گے۔" (۷) میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے اس سے سچا پیار نہیں ہے اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کیلئے حاضر ہوتا ہے تو اسکی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی اس کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے ان میں میں آپ کی اطاعت کروں گا (روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء)

ظاہر ہے کہ ان تمام امور کا قلبی خلوص اور جذبہ فدائیت سے گہرا تعلق ہے۔ قلم بانی سلسلہ "بسم اللہ مجریہا" کہیے سو تقریب بیعت بعنوان اور اس پر قرآنی آیت کا مفہوم اور حضور ایدہ اللہ کے تازہ بہ تازہ ارشادات بتا رہے ہیں کہ جو تجلیات بیعت نیک اور پاک تبدیلی تقویٰ و فدائیت کے جذبہ کی اس درجہ عکاسی کی جاتی ہے وہ بیعت۔ سکینت و فتح اور مغانم کثیرہ پر منتج ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے بیعت کی اس عظیم حقیقت کو سمجھنے اس پر عمل کرنے اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی پوری پوری توفیق عطا فرمائے اور اب جبکہ حضور ایدہ اللہ یورپ کا دورہ فرما رہے ہیں اس دورہ کی ہر لحاظ کامیابی اور مسجد سپین کے افتتاح کی بروقت تقریب کی مقبولیت کا میاب ہونے کیلئے دعا ہوئی والہانہ انداز میں نماز کے بعد یہ خلوص دعا کی جائے۔ ... کی توفیق عطا فرما دے تا کہ ہم لوگ حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کے مطابق ظاہر و باطن ... اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائیں۔ اللھم آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ہش / ۱۹۹۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہو گا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزہ ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے

بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت ۲۰۰ روپے ہے بیرون بھارت کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگوائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ناظمین اعلیٰ و زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

کیلئے

ضروری اعلان

ناظمین اعلیٰ و زعماء مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ ایک عرصہ سے بھارت کی بعض مجالس انصار اللہ کی ماہوار کارگزاری رپورٹ موصول نہیں ہو رہی ہیں جس سے مجالس کی کارگزاری کا علم ہو سکے۔ اور اسکی روشنی میں مرکز ضروری ہدایات وقتاً فوقتاً بھجواتا رہے۔ بہرحال جن جن مجالس پر جمود طاری ہے اس کی ختم کرنا چاہیئے۔ اور نئے جوش، ولولہ اور عزم کے ساتھ قدم آگے بڑھاتے ہوئے تبلیغی و تربیتی امور کا اپنا فرض اولین سمجھتے ہوئے اپنی کارگزاری رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی سعادت عطا فرمائے آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ
قادیان

فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز میں بھجوانے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے امسال رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز قادیان بھجوائیں جو امارت مقامی کے انتظام کے تحت مستحقین میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ بغرض دعا ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ انہیں رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

۱۳۸ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مختار احمد صاحب	۱۴۶ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب
۱۳۹ 〃 ناصرہ بیگم صاحبہ امریکہ	۱۴۷ 〃 سعید احمد صاحب ساجد
۱۴۰ 〃 جماعت احمدیہ واشنگٹن	۱۴۸ 〃 اظہر صاحب
۱۴۱ 〃 خالدہ ضیاء احمد صاحب امریکہ	۱۴۹ 〃 ایم اے محمد صاحب مع اہلیہ یادگیر
۱۴۲ 〃 ناصرہ ضیاء احمد صاحبہ 〃	۱۵۰ مکرمہ احمدی خاتون صاحبہ اڑیسہ
۱۴۳ مکرم محمود عثمان صاحب لندن	۱۵۱ 〃 ایم زاہدہ صاحبہ مدراس
۱۴۴ 〃 منیر احمد صاحب کھوکھر	۱۵۲ 〃 فاطمہ بیگم صاحبہ کلکتہ
۱۴۵ 〃 عبدالقدیر صاحب شاہد	۱۵۳ 〃 کبریٰ بی بی صاحبہ بھدرک

افطاری

۱ مکرم ایس اے رضی اللہ صاحب سونگھڑہ

مالی تحریکات

زکوٰۃ:۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح اسکی ادائیگی فرض ہے کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام تر رقوم مرکز میں آنی چاہئیں تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جسقدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اُسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

شادی فنڈ:۔ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد شادی فنڈ کی قائم ہے جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادی کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو لڑکے (لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔ بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت قابل قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے اور اُن کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے حسب حالات رقوم مد شادی فنڈ میں ارسال کرتے رہیں۔

صدقات:۔ صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا زمانہ جلد لائے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی۔ وہاں اس کا عمل پہنچتا ہے۔ خواہ ایک پیسہ ہو صدقات بہت دیا کرو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ ہی جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق بخشے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلاناتِ نکاح وتقاریب شادی

✯ — عزیز حامد احمد سلمہ اللہ کا نکاح ۱۵ فروری ۱۹۷۲ء میں عزیزہ قدسیہ روحی بنت محترم عبدالسمیع خان صاحب آف بنارس کے ساتھ ہوا تھا۔ اب جولائی کے آخر میں شادی کی تقریب ہوئی۔ دہلی سے بارات مورخہ ۳۰ کو بنارس پہنچی اور ۳۱ کو دلہن کی رخصتی ہوئی۔ مورخہ ۳ کو دہلی میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ اور یہ تقریب شادی بخیر وخوبی پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے برکت کا موجب ہو۔

خاکسار:۔ بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

✯ — مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۷۲ء بعد نماز مغرب خاکسار کی بچی عزیزہ امۃ الوحید سلمہا کی تقریب رخصتانہ کینانور میں منعقد ہوئی۔ میری بچی کا نکاح کا اعلان محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء کو قادیان میں عزیزم مولوی ایوب صاحب مالاباری کے ساتھ فرمایا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے اجتماعی دعا کروائی اس موقعہ پر کینانور کے علاوہ کیرلہ کی مختلف جماعتوں سے احباب ومستورات نے کثیر تعداد میں شرکت کی ہے۔ میں ان تمام احباب کا شکرانہ ادا کرتے ہوئے درویشان کرام اور بزرگ بھائیوں اور بہنوں سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کی ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب بنادے اور ان کا مستقبل دیندار اور شاندار بنادے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کا موجب بنادے آمین۔

خاکسار:۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

✯ — صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے یکم جولائی ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ قادیان میں عزیزہ عائشہ بیگم صاحبہ۔ بی اے بی ایڈ بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کا نکاح عزیز الحاج نصیر احمد صاحب طاہر بی اے ابن مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ پانچہزار روپے مہر پڑھا۔ ۲ وفا (جولائی) کو تقریب رخصتانہ انجام پائی ۔ ۴ جولائی کو تقریباً ساڑھے تین صد افراد کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا گیا۔ مبلغ بیس روپے امانت بدر اور شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

✯ — مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا

ظریفہ بانو صاحبہ بنت غلام قادر صاحب گنائی ساکن رشی نگر کا نکاح ہمراہ محمد یوسف صاحب گنائی ابن محمد عبداللہ صاحب گنائی ساکن رشی نگر کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر برمکان محمد ایوب صاحب گنائی پڑھا۔

✯ — پروین اختر صاحبہ بنت محمد ایوب صاحب گنائی ساکن رشی نگر کا نکاح ہمراہ عبدالغنی صاحب گنائی ابن غلام قادر صاحب گنائی ساکن رشی نگر کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر برمکان محمد ایوب صاحب گنائی پڑھا اس خوشی کے موقعہ پر ہر دو احباب نے مد نشر واشاعت میں مبلغ -/۱۰ روپے اور مبلغ -/۱۵ روپے کل مبلغ -/۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو متعلقین کے لئے موجب خیر وبرکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین۔ (ادارہ)

ولادت

مورخہ ۲۷ جولائی بروز منگل بوقت گیارہ بجے شب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محمد حسین صاحب آف خانپور ملکی کا پوتا اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب درویش کا نواسہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی کی لمبی عمر عطا فرماوے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العیون ہو۔ مبلغ دس روپے امانت بدر میں ارسال کر رہا ہوں۔ خاکسار:۔ ڈاکٹر انوار احمد خانپور ملکی۔

(۲) — اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۷۲ء کو ہمارے یہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ لڑکے کا نام صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب۔ ازراہ شفقت "بلال احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود عبدالحمید صاحب گلبرگی مرحوم کا پوتا اور سیٹھ راج محمد صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ کا نواسہ ہے تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی عمر عطا فرمائے۔ اور دین کا خادم بنائے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۱۰ روپے شکرانہ میں ۵ روپے اور پانچ امانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار محمود احمد یادگیری ساکن بیدر

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب اور گورداسپور میں

ایک سیمنار کا انعقاد

جماعت احمدیہ کے نمائندگان واحباب کی شرکت

قادیان مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۷۲ء کو یوم آزادی کی ۲۵ سالگرہ کی تقریب بڑے جوش وجذبہ کے ساتھ میونسپل کمیٹی قادیان کے احاطہ میں منعقد ہوئی پردھان میونسپل کمیٹی شری رام پرکاش پربھاکر کی صدارت میں پروگرام کا آغاز صبح ۹ بجے ہوا۔ محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگریس نے قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اور سلامی لی اس موقعہ پر سکول کی طالبات نے قومی ترانہ سنایا اس کے بعد حاضرین کو محظوظ کرنے کے لئے سکولوں کے طلبہ وطالبات نے متنوع اور رنگارنگ پروگرام پیش کئے جس میں قومی جذبہ کو اجاگر کیا گیا تھا۔ تقاریر کے سلسلہ میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے قومی ہم آہنگی کے موضوع پر نہایت دلچسپ انداز میں تقریر بیان فرمائی جس میں ملک وقوم کی خاطر قربانی دینے والے راہنماؤں کا ذکر کیا گورو گرنتھ صاحب سے شبد پڑھکر اور دوسری مثالیں دیکر باہمی اتفاق واتحاد اور بھائی چارہ کا ماحول پیدا کردیا۔ محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے بھی مکرمی امینی صاحب کی تقریر کو سراہا اور جماعت احمدیہ کے پر امن نظریات کی مثال دی۔ اس کے بعد چونکہ اسی روز ضلع گورداسپور میں قومی یکجہتی کے موضوع پر منعقدہ سیمنار میں شرکت کیلئے جماعت احمدیہ کے افسران کو مدعو کیا گیا تھا لہذا اسمیں شمولیت کے لئے مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائمقام ناظر اعلیٰ۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ، مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر خارج ووقف جدید مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل قائمقام ایڈیٹر بدر مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ اور خاکسار بشیر احمد حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ ساڑھے گیارہ بجے گورداسپور کیلئے روانہ ہوئے سیمنار کا انعقاد پنجاب بھون میں کیا گیا تھا۔ یہ سیمنار ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر شری ایس۔ کے کندرا صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے مختلف طبقوں کے لیڈروں نے بطور امن کمیٹی کے ممبران کے شرکت کی۔ محترم سردار ہردیپ سنگھ صاحب، جناب وزیر تعلیم پنجاب نے اسمیں بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی تھی چنانچہ آپ ساڑھے بارہ بجے پنجاب بھون میں تشریف لاکر آپ کے استقبال کے بعد سیمنار کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ کل ۹ مقررین نے قومی یکجہتی اور آپسی بھائی چارہ کے موضوع پر اپنے اپنے انداز میں تقاریر کیں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ناظر امور عامہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مسجد مندر گوردوارہ غرضیکہ ہر مذہب وملت کی عبادتگاہ کا احترام ہمکو کرنا چاہیئے اسی طرح ہر مذہب کے اپنے پیغمبروں اور اوتاروں کا احترام کرنے تمام مذہبی کتب کی عزت کرنا ہم سب کا فرض ہے نیز تمام مذاہب وملت ہیں ایک دوسرے کے ساتھ درگزر سے کام لیتے ہوئے مشفقانہ سلوک روا رکھنا چاہیئے آپ نے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے ماٹو — Love for all hatred for none کا ذکر بھی فرمایا اور باہمی اخوت واتحاد کی بنیادیں مضبوط کرنے کی طرف سامعین کی توجہ مبذول کرائی۔ آپنے اس سیمنار میں بھی گورو گرنتھ صاحب سے وہ شبد پڑھکر سنائے جو کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ فرید ثانی کو فرماتے تھے اور جسمیں ایک دوسرے کے ساتھ باہمی رواداری اور بھائی چارہ کا سبق دیا گیا مکرم مولانا امینی صاحب کی تقریر کو سامعین نے بہت تعریف کی چنانچہ مہمان خصوصی وزیر تعلیم محترم جناب اجناله صاحب نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ مولانا امینی صاحب نے جس انداز میں یہاں پر موجود ہم ہندو سکھوں عیسائیوں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے اور قومی یکجہتی کے موضوع پر تقریر فرمائی ہے یہی انداز فکر ہمارے سوچنے کا ہونا چاہیئے اور انہیں اصولوں پر چلنے سے ملک وقوم ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے کہ ہم آپس میں بلا لحاظ قومیت ومذہب اپنے آپ کو ہندوستانی جانتے ہوئے قوم وملک کی تعمیر وترقی میں حصہ لیں۔ وزیر تعلیم پنجاب کے خطاب کے بعد دیگر مقررین نے اپنی تقاریر فرمائیں۔ اور دو بجے دوپہر یہ رنگارنگ تقریب اختتام پذیر ہوئی —

نائب ناظر امور عامہ قادیان

بدر کی اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے (منیجر)

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH- 275475

RESI-273903 CALCUTTA-700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

THE JANTA PHONE-23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15-PRINCEP STREET CALCUTTA-700072

چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

منجانب: ربڑ ورکس

۲ تپسیا روڈ کلکتہ نمبر ۳۹

"مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام صفحہ — تصنیف حضرت مسیح پاک ؑ)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

۵-۲-۵۰۱ نامپلی حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

پیشکش: سن رائز ربڑ پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ نمبر ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39

تار کا پتہ AUTOCENTRE

ٹیلیفون نمبرز 23-5222 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۵ میگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ ایمبیسیڈر کار

HM برانڈ: ایمبیسڈر، بیڈفورڈ ٹرک HM

S.K.F بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور موٹر کوچز کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

15 MAGGO LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کی

موٹر کار، موٹر سائیکل، اسکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS

32, SECOND MAIN ROAD

C.I.T. COLONY

MADRAS-600004

PH- 76566

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس، بریف کیس، سکول بیگ، ایئر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)، بیڈ کور، ... اور ... کے

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES

17-A RASOOL BUILDING

MOHAMDEN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-400008

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"

ارشاد حضرة خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ

منجانب : احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک کلکتہ ۱۷ ۔ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۷۳۴۲

ارشاد نبوی

یَجِلُّوا الْمَشَائِخَ : بزرگوں کی تعظیم کرو

کیونکہ ان کا تجربہ نوجوانوں سے زیادہ ہوتا ہے (حدیث)

متمنی دعا : یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :

"کامل ایمان والا مومن وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہیں" (سنن ابی داؤد)

ملفوظات حضرة مسیح پاک علیہ السلام

"یاد رکھو کہ اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہے"

(پیشکش)

محمد امان اختر نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملیر موٹرز

۳۲ سیکنڈ مین روڈ ۔ سی ۔ آئی ۔ ٹی کالونی مدراس ۴ ۔ ۶۰۰۰۰۴

ملفوظات حضرة مسیح پاک علیہ السلام

۱ ۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر

۲ ۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل

۳ ۔ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر (کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6, ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM - MOOSA RAZA
PH 60558
BANGLORE — 2

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرة ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو ۔ ٹی وی بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس ڈیلر اینڈ فرنیچر اینڈ ٹریڈرز

غلام محمد اینڈ سنز ۔ کاٹھ پورہ ۔ یاری پورہ کشمیر

سٹار پولٹری اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

ٹیلیگرام : سٹار

فون نمبر ۴۴۹۱۳

(سپلائرز)

کرینڈ پولٹری ۔ بون میل ۔ بون سپیوس ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ : ۱۶۔۱

نمبر ۱۳۰۲/۱/۱/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد آندھرا

حیدرآباد بیٹری

فون : ۴۲۳۰۱

پیپلز موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش تسلی بخش اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود اینڈ ریپیئرز اینڈ ورکشاپ

۲۸۷ ۔ ۱۔۱۶ سعید آباد حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو"

(ارشاد حضرة خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ)

NIR®

CALCATTA — 15

مشہور و مقبول!

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!